مختصر سیرت

امام الانبیاء ﷺ

ترجمہ

مختصر سیرت رسول اللہ

تالیف

امام ابی الحسن احمد بن فارس بن زکریا المتوفی ۳۹۵ھ

ترجمہ، تشریح، تعلیق

ابو صفوان حضرت مولانا

ڈاکٹر عبد الغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مدیر و استاذ حدیث

جامعہ حمیراللبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان

ناشر

مکتبۃ الحمیراء

متصل جامعہ حمیراللبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان

موبائل: 0300-9679230

مختصر سیرت

امام الانبیاء ﷺ

ترجمہ

مختصر سیرت رسول اللہ

تالیف

امام ابی الحسن احمد بن فارس بن زکریا المتوفی ۳۹۵ھ

ترجمہ، تشریح، تعلیق

ابوصفوان حضرت مولانا

ڈاکٹر عبدالغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مدیر و استاذ حدیث

جامعہ حمیر اللبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یارخان

ناشر

مکتبۃ الحمیراء

متصل جامعہ حمیر اللبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یارخان

موبائل: 0300-9679230

ضابطہ

★★★★★★

بغیر کسی تبدیلی کے طباعت کی عام اجازت ہے

نام کتاب.................. مختصر سیرت امام الانبیاء ﷺ

تالیف.................... ڈاکٹر عبد الغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

کمپوز باہتمام.................. فاضلہ صالحہ حفیظ

تاریخ طباعت.................. 05-06-2026

فہرست مضامین

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

نحمدہ ونصلي علی رسولہ الکریم

اما بعد

تمام اہلِ اسلام اور اہلِ ایمان کی خدمت میں عرض ہے کہ ایک مسلمان کا اپنا جاننا، اپنے بارے میں جاننا اس قدر ضروری نہیں جتنا حضور ﷺ کا جاننا ضروری ہے۔

جو شخص حضور ﷺ کو نہیں جانتا وہ اپنے ایمان اور اسلام کو کیسے جان سکتا ہے؟ ایمان والا اپنے وجود ایمانی میں سراسر وجود پیغمبر ﷺ کا محتاج ہے۔ اگر حضور ﷺ کے وجود سے قطع نظر کر لی جائے (العیاذ باللہ) تو ایک لمحے کے لیے بھی مومن کا وجود ایمانی باقی نہیں رہ سکتا۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ

(کہ نبی مومنوں کے حق میں ان کی جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔)

مومن کو جو ایمان ملتا ہے وہ اپنے نبی ﷺ کے واسطے سے ملتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ایمان نبی ﷺ سے قریب ہے اور مومن سے بعید ہے۔ کیونکہ نبی ایمان کے ساتھ متصف بالذات ہے اور مومن ایمان کے ساتھ متصف بالعرض ہے۔ لہٰذا مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اپنے اور اپنے ایمان کو جاننے سے پہلے اپنے نبی کی سیرت کو جانے تاکہ خود بھی اس راستے پر چلے اور دوسروں کو بھی اسی راستے پر

چلنے کی دعوت دے سکے۔
اللہ تعالیٰ نے سورۃ ھود میں چند انبیاء کرام کے واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا:
وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِۦ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِى هَٰذِهِ ٱلْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ (ھود آیت 120)

ترجمہ:

اور (اے نبی ﷺ!) ہم رسولوں کی خبروں میں سے ہر ایک آپ کو سناتے ہیں تاکہ ہم اس کے ساتھ آپ کا دل مضبوط رکھیں اور اس میں آپ کے پاس حق آیا ہے اور مؤمنین کے لیے اس میں نصیحت اور یاد دہانی ہے"۔

☆ قران پاک میں کتنی سورتیں انبیاء کے نام سے منسوب ہیں ان سورتوں میں انبیاء کی سیرت، حالات، واقعات، ان کی دعوت، تکالیف کا ذکر ہے۔

اس لیے یہ ضروری ہے کہ انبیاء کرام، صحابہ کرام، صلحاء امت کی سیرت، تاریخ لکھنا کتنا اہم موضوع ہے۔ کتب سیرت کے پڑھنے سے ایمان کو تقویت ملتی ہے، جذبہ عمل بڑھتا ہے۔ اس لیے چودہ صدیوں میں تفسیرِ قرآن کے بعد جتنا سیرتِ رسول ﷺ اور حدیثِ رسول ﷺ پر لکھا گیا ہے کسی موضوع پر نہیں لکھا گیا۔ بے شمار اہلِ علم نے حصولِ محبتِ رسول ﷺ کے لیے اپنے قلم کو حرکت دی ہے۔ جو لکھ سکتے تھے وہ لکھا ہے۔

☆ بندے کا یہ رسالہ " مختصر سیرت امام الانبیاء ﷺ " انگلی کٹوا کر شہیدوں میں نام لکھوانے والی بات ہے۔ وگرنہ " من آنم کہ من دانم "کا مقولہ مجھ نالائق پر فٹ آتا ہے۔

☆رب کریم کا شکر گزار ہوں کہ اس نے اپنے محبوب امام الانبیاء ﷺ کی سیرت پر لکھنے کی توفیق نصیب فرمائی۔

☆سیرت پر بندہ کی ترجمہ کردہ یہ تیسری کتاب ہے۔اس سے قبل:

* نمبر ا:* حافظ مقدسی کی کتاب کا ترجمہ بنام "مختصر سیرت تاجدارِ مدینہ" منظرِ عام پر آچکی ہے۔

* نمبر ۲:* حافظ زملکانی کی کتاب کا ترجمہ بنام "مختصر سیرت حبیبِ خدا" منظر پر آ چکی ہے۔

* نمبر ۳:* اب یہ تیسری کتاب للعلامہ امام ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا المتوفی ۳۹۵ھ ہجری کی کتاب "مختصر سیرت رسول ﷺ" کا ترجمہ بنام "مختصر سیرت امام الانبیاء ﷺ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اللہ تعالی اس جہد محبت کو قبول فرمائے، امت کے لیے نافع بنائے، بندہ اور میرے خاندان، احباب، اساتذہ کے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین۔

طالبِ دعا

ڈاکٹر عبد الغنی طارق لدھیانوی

تاریخ پیش لفظ:6جون2026

دن12بجے

حالات مصنف

نام: احمد

والد: فارس

کنیت: ابوالحسین

نسب: احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب القزوینی، اللغوی، الرازی معروفا

پیدائش:

☆ بڑے اہلِ علم میں سے تھے، اپنے زمانے کے ہیرے تھے۔

☆ شیخ کی کتب، شعر میں دیگر بڑی مفید کتب تحریر کی ہیں۔

☆ شیخ کے تلامذہ یعنی شاگرد بہت کثیر ہیں ان میں سے شیخ بدیع الزماں ھمذانی بھی ہیں۔

☆ یہ علم وادب میں بڑی دسترس رکھتے تھے۔

☆ علم لغت کے بحرے کنار تھے۔

☆ فقہ مالکی کے بھی بڑے مددگار تھے۔

☆ علم نحو میں کوفین کے طریقے کو بہتر سمجھتے تھے۔

☆ علماء کو علم لغت سے فائدہ حاصل کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔

☆ ان کی ایک کتاب جس کا نام "فقیہ عرب کے فتاویٰ" ہے۔

☆ فقہ شافعی کے عالم تھے۔

☆ علم لغت کو حفظ کی ترغیب دیتے تھے اور فرماتے تھے: جس نے علم لغت کو یاد نہ کیا اس کا معاملہ خلط ملط ہو گیا۔

☆ سعد زنجانی کہتے ہیں کہ احمد بن فارس آئمہ لغت میں سے تھے،

☆ شیخ کا اصل وطن ھمذان تھا، پھر وہاں سے قزوین منتقل ہو گئے تھے، ایک عرصے تک وہاں قیام کیا، پھر زنجان تشریف لے گئے، وہاں سے میانج چلے گئے، آخر میں مقام "ریّ" کو وطن بنالیا،

☆ بڑے سخی تھے، نرم مزاج تھے، کبھی کوئی سائل خالی ہاتھ نہ لوٹتا تھا، حتی کہ اپنے کپڑے اور بستر وغیرہ بھی دے دیتے تھے۔

☆ اہلِ سنت کے علماء میں سے تھے، لیکن ظاہر حدیث کی طرف مائل تھے۔

تصانیف: شیخ کی بہت ساری تصانیف ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں۔

١ .مقاییس اللغة

٢ .مجمل اللغة

٣ .الصاحبی فی فقه اللغة

٤ .مختصر سیرت رسول صلی اللہ علیه وسلم (جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔)

٥ .تفسیر اسماء النبیی صلی اللہ علیه وسلم

☆ ابو الحسن الباخرزیؒ کہتے ہیں جب علم لغت کا ذکر آئے تو وہ یہی صاحب کتاب مجمل اللغة مراد ہوتے ہیں۔

☆ بڑے شاعر تھے عمدہ اشعار کہتے تھے،

ان کا ایک شعر بطور مثال نقل کرتا ہوں،

(ا) إِذَا كُنْتَ تُؤْذِي بِحَرِّ الْمَصِيفِ
وَكَرْبِ الْخَرِيفِ وَبردِ الشِّتَا

(۲) وَيُلْهِيكَ حُسْنُ زَمَانِ الرَّبِيع
فَأَخْذُكَ لِلْعِلْمِ قُلْ لِي مَتَى؟

وفات: ابن فارس رحمہ اللہ نے شہر ریؔ میں ۳۹۵ سنہ ہجری میں وفات پائی اور قاضی علی بن عبد العزیز جرجانی کی قبر کے سامنے دفن ہوئے۔

مصادرِ حالات: شیخ ابن فارس کے حالات

(۱) تدریب المدارك وتقريب المسالك في معرفه اعيان مذهب مالك، للقاضي عياض
(۲) معجم الادباء ، للياقوت الحموى
(۳) إنباه الرواة على أنباه النحاة، للقفطي
(٤) وفيات الأعيان، لابن خلكان
(٥) الدر الثمن في أسماء المصنفين لابن الساعى.
(٦) تاريخ الإسلام للذهبي.
(۷) سير اعلام النبلاء للذهبي
(۸) وفيات للصفدى
(۹) سلم الوصول إلى طبقات الفحول، لحاجى خليفه۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللهم صلِّ على محمد و آل محمد وأزواج محمد وأصحاب محمد وأتباع محمد صلى الله عليه وسلم إلى يوم الدين،

أما بعد۔۔۔۔۔۔۔۔

شیخ ابو الحسن احمد بن فارس بن زکریا فرماتے ہیں، یہ تذکرہ (تذکرہ امام الانبیاء ﷺ) کا یاد کرنا، حفظ کرنا، اس کا جاننا، (یعنی) آپ ﷺ کے نسب کو، مقام پیدائش کو، مقام پرورش اور مقام بعثت کو جاننا، معلوم کرنا ازحد ضروری ہے۔

☆ آپ ﷺ کے مغازی کو، والدین کے ناموں کو، آپ ﷺ کے چچاؤں اور ازواج کا علم اور معرفت ضروری ہے، جو شخص ان حالات کو جانتا ہے اس کا مقام ان لوگوں سے بلند ہے جو ان چیزوں اور ان کے علم سے ناواقف ہیں، کیونکہ علم سے سینہ کشادہ ہوتا ہے اور انسان حلاوت محسوس کرتا ہے۔

مجالس کی آبادی:

قرآن پاک کے بعد مجالس کی آبادی حضور ﷺ کے اخبار اور حالات کے تذکرہ سے بہتر نہیں ہو سکتی۔

آپ ﷺ کی مختصر سیرت:

صاحب کتاب فرماتے ہیں ہم نے اس مختصر میں اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ آپ ﷺ کا ذکر شروع کر رہے ہیں سب سے اول درود و سلام ہو تمام رسولوں کی زینت (حضور ﷺ) پر، جہانوں کے سردار پر، خاتم النبیین، امام المتقین ﷺ

پر۔

سلسلہ نسب :

حضور ﷺ جن کا سلسلہ نسب یہ ہے۔

ابو القاسم محمد ﷺ

بن عبد اللہ

بن عبد المطلب

بن ہاشم

بن عبد مناف

بن قصی

بن کلاب

بن مرہ

بن کعب

بن لؤی

بن غالب

بن فہر

بن مالک

بن النضر

بن کنانہ

بن خزیمہ

بن مدرکہ

بن الیاس

بن مضر

بن نزار

بن معد

بن عدنان

یہاں تک نسب نامہ پر امت کا اجماع ہے اس کے بعد نسب نامہ میں اختلاف ہے۔

ولادت رسول ﷺ :

حضور ﷺ کی پیدائش عام الفیل میں پیر کے دن آٹھ ربیع الاول کو ہوئی۔(اس میں دوسرے اقوال بھی ہیں۔)

والدہ محترمہ:

آپ ﷺ کی والدہ آمنہ

بنت وہب،

بن عبد مناف،

بن زہرہ،

حضرت عبد اللہ کا نکاح:

حضرت آمنہ کا نکاح، عبد اللہ بن عبد المطلب سے ہوا، اور آپ کی والدہ آپ ﷺ کے ساتھ حاملہ ہوئیں، پھر عبد المطلب نے عبد اللہ کو کھجوریں دے کر مدینہ بھیجا، انہوں نے وہیں وفات پائی، آپ ﷺ کی والدہ نے آپ ﷺ کو جنا، جبکہ آپ ﷺ اپنے دادا عبد المطلب کی پرورش میں تھے۔

حضور ﷺ کی رضاعت :

قبیلہ بنی سعد بن بکر کی ایک عورت نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا، جس کا نام حلیمہ بنت ابی ذؤیب السعدی تھا۔ جب آپ ﷺ بڑے ہوئے اور دوڑنے لگے، انہوں نے آپ ﷺ کی والدہ کے پاس پہنچایا اور دودھ پلانے کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

حضرت آمنہ کی وفات:

جب آپ کی عمر چھ سال کی ہوئی، آپ کی والدہ مدینہ سے واپس آتے ہوئے مقام ابواء میں وفات پا گئیں۔ آپ ﷺ نے یتیمی کی حالت میں اپنے دادا عبد المطلب کے پاس پرورش پائی۔

حضرت عبد المطلب کی وفات:

جب آپ ﷺ کی عمر آٹھ سال دو مہینے دس دن ہوئی، تو آپ کے دادا عبد المطلب نے وفات پائی۔

خواجہ ابو طالب کی کفالت:

پھر آپ کی کفالت اور پرورش خواجہ ابو طالب بن عبد المطلب نے کی۔ خواجہ ابو طالب اور آپ کے والد حضرت عبد اللہ حقیقی اور سگے بھائی تھے۔

ملکِ شام کا سفر:

جب آپ کی عمر بارہ سال دو مہینے اور دس دن ہوئی تو خواجہ ابو طالب آپ کو ساتھ لے کر ملکِ شام کی طرف تجارت کی غرض سے گئے۔ جب قافلہ وادی تیماء میں

اترا تو تیماء کے یہودیوں کے ایک راہب نے آپ کو دیکھا جس کا نام بحیرا راہب تھا۔ اس نے خواجہ ابو طالب سے کہا کہ آپ کے ساتھ بچہ کون ہے؟ خواجہ ابو طالب نے کہا یہ میرا بھتیجا ہے۔ راہب نے کہا کیا آپ اس کے محافظ ہیں؟ خواجہ ابو طالب نے کہا جی ہاں۔ راہب نے کہا اللہ کی قسم اگر آپ اس کو ملکِ شام لے کر جائیں گے تو یہودی اس کو قتل کر دیں گے اس لیے کہ یہ ان کا دشمن ہے۔ آپ ان کو مکہ واپس لے جائیں۔ ابو طالب آپ کو مکہ واپس لے آئے۔

حضور ﷺ کا پہلا نکاح:

اور جب حضور ﷺ جوان ہو گئے اور آپ کی عمر پچیس سال دو مہینے اور دس دن ہو گئے تو حضرت خدیجہ نے خود پیغامِ نکاح بھجوایا، سارا معاملہ طے ہونے کے بعد خواجہ ابو طالب اور بنو ہاشم اور قبیلہ مضر کے سردار سب حاضر ہوئے اور خواجہ ابو طالب نے نکاح پڑھایا،

خطبہ:

الحمدُ للهِ الذي جَعَلَنَا مِن ذُرِّيَّةِ إبراهيمَ، وزَرْعِ إسماعيلَ، وضِئْضِئِ مَعَدّ، وعُنْصُرِ مُضَر، وجعلَنا حَضَنةَ بيتِه، وسُوَّاسَ حَرَمِه، وجعل لنا بيتًا محْجُوجًا، وحَرَمًا آمنًا، وجَعَلَنَا الحُكَّامَ على النَّاسِ. ثمَّ إنَّ ابنَ أخي هذا محمدَ بنَ عبدِ اللهِ لا يُوزَنُ بهِ رَجُلٌ إلا رَجَحَ بهِ، فإنْ كانَ في المالِ قُلٌّ، فإنَّ المالَ ظِلٌّ زائلٌ، وأمرٌ حائلٌ، ومحمدٌ مَن قد عَرَفْتُم قَرابتَه، وقد خَطَبَ خَدِيجَةَ بنتَ خُوَيْلِدٍ، وبَذَلَ لها مِن الصَّداقِ ما آجِلُه وعاجِلُه مِن مالي، وهو واللهِ بعدَ هذا له نَبَأٌ عظيمٌ، وخَطَرٌ جليلٌ. فتزوَّجَها، فبَقِيَتْ عِندَه قبلَ الوَحْيِ خمسَ عشرةَ سنةً،

وماتَتْ رضيَ اللهُ عنها ولرسولِ اللهِ ﷺ تسعٌ وأربعونَ سنةً وثمانيةُ أشهرٍ.

یہ خطبہ ابو طالب کا ہے جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے نکاحِ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے موقع پر دیا تھا۔

ترجمہ:

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں ابراہیم کی اولاد سے، اسماعیل (فصل) اولاد سے اور معدِّ کی نسل سے اور مدرکہ کے (عنصر) سے بنایا جس نے ہمیں اپنے گھر (بیت اللہ) کا محافظ بنایا اور ہمارے لیے ایک گھر بنایا جس کی زیارت کی جاتی ہے، اور حرم کو پرامن بنایا لوگوں پر یعنی عرب پر حاکم بنایا پھر فرمایا میرا یہ بھتیجا محمد بن عبد اللہ ایک ایسا آدمی ہے جس کی قدر و منزلت کسی دوسرے آدمی کے مقابلے میں اس کے برتر (بلند) ہونے کے بغیر نہیں کی جاسکتی۔ اگرچہ اس کا مال کم ہے، مال کو کیا کرنا ہے، وہ تو زائل ہونے والا ہے، وہ ایک عارضی معاملہ ہے، اور محمد جن کی قرابت اور رشتہ داری کو تم جانتے ہو خدیجہ نے پیغامِ نکاح دیا اس نے اسے میرے اپنے مال سے نقد اور ادھار (معجّل اور مؤجّل) دونوں طرح کا مہر پیش کیا اللہ کی قسم اس کے بعد اس کا ایک عظیم مقدر اور ایک اہم مستقبل ہو گا، اس لیے اس سے نکاح (شادی) کر لی اور وہ اظہار نبوت سے پہلے پندرہ سال آپ ﷺ کے پاس رہی پھر حضرت خدیجہ کی وفات ہوئی جب کہ آپ ﷺ کی عمر مبارک انچاس سال اور آٹھ ماہ تھی۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اولاد:

(چھ بچے تھے۔)

(۱)القاسم بن محمد، انہی کے نام سے آپ ﷺ نے کنیت رکھی۔

(۲)طاہر بن محمد، بعض نے کہا اس کا نام عبد اللہ تھا۔

(۳)فاطمہ بنت محمد، یہ سب بچوں میں چھوٹی تھیں۔(اولادِ خدیجہ میں)

(۴)زینب بنت محمد،

(۵)رقیہ بنت محمد،

(۶)ام کلثوم بنت محمد۔

☆ آپ ﷺ کا بیٹا ابراہیم بن محمد وہ حضرت ماریہ سے تھا۔

☆ آپ ﷺ کے تینوں بیٹے ایامِ رضاعت میں وفات پا گئے اور یہ بھی کہا گیا کہ آپ کا بیٹا قاسم اتنا بڑا ہو گیا تھا کہ سواری پر سوار ہو جاتا تھا بلکہ بلند سواری یعنی اونٹ پر سوار ہونے کے قابل تھا۔[لیکن یہ بات طے شدہ ہے کہ بلوغت سے قبل وفات پائی۔]

حضور ﷺ کی بیٹیوں کے نکاح:

(۱)حضرت زینب بنت محمد کا نکاح ابو العاص بن ربیع سے ہوا۔

(۲)حضرت ام کلثوم بنت محمد کا نکاح خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

(۳)حضرت رقیہ بنت محمد کا نکاح بھی عثمان بن عفان سے ہوا۔[ان کی بہن ام کلثوم کی وفات کے بعد]

ایک مرتبہ حضرت رقیہ بنت محمد حضرت عثمان رضي اللہ عنہ (اپنے خاوند) کی شکایت لے کر حضور ﷺ کے پاس آئیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں ایسی عورتوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے خاوندوں کی زیادہ شکایتیں کرے، جا اپنے گھر

واپس چلے جا۔

(۴) حضرت فاطمہ بنت محمد کا نکاح خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

(یہ آپ ﷺ کی ساری اولاد کا ذکر تھا۔)

حضور ﷺ کی بیویاں:

(۱) پہلا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوا، ان کی زندگی میں حضور ﷺ نے کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا۔

(۲) دوسرا نکاح سودہ بنت زمعہ سے کیا جبکہ ان کا پہلا نکاح سکران بن عمرو سے تھا۔

(۳) تیسرا نکاح عائشہ بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے ہوا جبکہ ان کی عمر چھ سال کی تھی، رخصتی کے وقت ان کی عمر نو(۹) سال تھی، جب حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ۱۸ سال تھی۔

(۴) چوتھا نکاح حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے ہوا۔

(۵) پانچواں نکاح زینب بنت خزیمہ الہلالیہ رضی اللہ عنہا سے ہوا جن کا لقب ام المساکین تھا۔

(۶) چھٹا نکاح ام حبیبہ بنت ابو سفیان سے ہوا، (یہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں،) نجاشی بادشاہ نے آپ ﷺ کا نکاح ان سے کر دیا تھا اور اپنے پاس سے ان کو چار سو (۴۰۰) دینار (سونے کا سکہ) مہر دیا تھا۔

(۷) ساتواں نکاح ہند بنت ابی امیہ سے ہوا جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے نام سے مشہور تھیں۔

(۸) آٹھواں نکاح زینب بنت جحش سے ہوا، یہی ام الحکم کے نام سے مشہور تھیں۔

(۹) نواں نکاح جویریہ بنت حارث الخزاعیہ سے ہوا۔

(۱۰) دسواں نکاح صفیہ بنت حیی سے ہوا۔

(۱۱) گیارہواں نکاح میمونہ بنت حارث الہلالیہ رضی اللہ عنہا سے ہوا۔

☆ حضور ﷺ سے پہلے دو ازواج نے وفات پائی:

(۱) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (۲) زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔

آپ ﷺ کی وفات کے وقت نو (۹) بیویاں موجود تھیں۔

حضور ﷺ کی دیگر ازواج :

(۱) اسماء بنت کعب الجونیہ سے بھی نکاح کیا تھا، لیکن رخصتی سے قبل طلاق دے دی تھی۔

(۲) بنی کلاب کی ایک عورت عمرہ بنت زید سے بھی نکاح کیا تھا، خلوت سے پہلے طلاق ہو گئی۔

(۳) قبیلہ غفار کی ایک عورت سے نکاح کیا تھا جب اس کے جسم پر سفید نشان دیکھے تو اس کو چھوڑ دیا، فرمایا: اپنے خاندان کے پاس چلی جاؤ

(۴) ایک تمیمیّہ عورت سے نکاح کیا جب آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے کہا: [انی اعوذ باللہ منک] آپ ﷺ نے اس کو بھی چھوڑ دیا۔ (بعض ازواج نے اس کی غلط رہنمائی کی تھی جس کی وجہ سے یہ معاملہ پیش آیا۔)

(۵) جس عورت نے اپنے آپ کو آپ ﷺ کے لیے ہبہ کیا تھا، عند البعض اس کا نام "ام شریک" تھا.

حضور ﷺ کے چچاؤں کا ذکر :

عبد المطلب کے دس (۱۰) بیٹے تھے، (عند البعض گیارہ (۱۱)۔)

ا۔ حارث، جن کے نام سے عبد المطلب کی کنیت تھی، (ان کے دو بیٹے ا۔ عبیدہ بن حارث، ۲۔ ابو سفیان بن حارث، ایمان لائے تھے۔ (۱) بدر میں شریک ہوئے تھے اور شہید ہوئے، اور (۲) فتح مکہ سے ایک دن پہلے ایمان لائے، فتح مکہ اور غزوہ حنین میں شریک تھے، بلکہ آپ ﷺ کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے۔

(۲) زبیر،

(۳) حجلؒ۔

(۴) ضرار،

(۵) مقوّم،

(٦) ابو لہب (جس کا نام عبد العزی تھا)،

(۷) عباس،

(۸) حمزہ،

(۹) ابو طالب (جن کا نام عبد مناف تھا،)

(۱۰) عبد اللہ (حضور ﷺ کے والد گرامی قدر۔)

علی بن صالح کہتے ہیں کہ عبد المطلب کے ۱۰ بیٹے تھے، سب کے سب جوان جانوروں کا گوشت کھاتے تھے، (یہ پورا پورا بکرا کھا جاتے تھے۔)

حضور ﷺ کی چھ (٦) پھوپھیاں ہیں :

(۱) امیمہ،

(۲)ام حکیم، اسی کو بیضاء بھی کہا جاتا ہے۔

(۳)بَرَّہ،

(۴)عاتکہ،

(۵)صفیّہ،

(۶)اروٰی،(یہ عبد المطلب کی بیٹیاں تھیں)۔

عاتکہ نامی عورتوں نے کس کس کو جنا:

(۱)عاتکہ بنت ھلال، بنو سُلیم سے تھی، یہ عبد مناف بن قصی کی والدہ تھی،

(۲)عاتکہ بنت مرہ بن ہلال، یہ ہاشم بن عبد مناف کی والدہ تھیں،

(۳) عاتکہ بنت اوقص بن مرہ بن ھلال، یہ وھب بن عبد مناف کی والدہ تھیں، اور وھب حضرت آمنہ کے والد ہیں۔

فاطمہ نامی عورتوں سے آپ ﷺ کی رشتہ داری:

(۱)فاطمہ بنت سعد، یہ قصی کی والدہ ہیں،

(۲)فاطمہ بنت عمرو بن جرول بن مالک، یہ اسد بن ہاشم کی والدہ ہیں،

(۳)فاطمہ بنت اسد بن ہاشم، یہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ (خلیفہ چہارم) کی والدہ ہیں، اور ان کی والدہ (حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نانی کا نام بھی) فاطمہ بنت ھَرِم بن رواحہ تھا،

(۴) فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یہ آپ کی پیاری صاحبزادی تھیں، یہ ام الحسن والحسین ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (خلیفہ دوم) کی سگی ساس ہیں، جن کی بیٹی ام کلثوم سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کیا تھا اور چالیس (۴۰) ہزار درہم مہر دیا تھا۔

حضور ﷺ کے غلام :

(۱)زید بن حارثہ،

(۲)برکہ،

(۳)اسلم،

(۴)ابو کبشہ،

(۵)آنسہ،

(۶)ثوبان،

(۷)شقران، ان کا نام صالح تھا،

(۸)یسار،

(۹)فضالہ،

(۱۰)ابو مویھبہ،

(۱۱)رافع،

(۱۲)سفینہ۔

حضور ﷺ کی باندیاں :

(۱)ام ایمن، یہ زید بن حارثہ کی بیوی تھیں اور اسامہ بن زید کی والدہ تھیں، (یہ آپ ﷺ کی دایہ بھی تھیں،)

(۲)رَضویٰ،

(۳)ماریہ، (مرجانہ)

(۴)ریحانہ۔

حضور ﷺ کے خدام :

(۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ،

[(۲) حضرت ھند،

(۳) حضرت اسماء، یہ دونوں حارثہ کے بیٹے تھے۔]

قریش کا آپ کو حَکَم بنانا:

جب حضور ﷺ کی عمر مبارک پینتیس (۳۵) سال ہوئی، تو خانہ کعبہ کی تعمیر میں شریک تھے۔(ایک جھگڑے کے سلسلے میں) قریش نے آپ ﷺ کو فیصل بنایا۔ (آپ ﷺ نے اس حکمت سے) فیصلہ فرمایا کہ سب قریش راضی ہو گئے۔

حضور ﷺ کی بعثت :

جب حضور ﷺ کی عمر مبارک ۴۰ سال کو پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعلانِ نبوت کا حکم دیا اور تمام لوگوں کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ نے اللہ کے حکم کی اطاعت کی، پیغامِ رسالت پہنچایا، امت کو نصیحت (شروع) کی۔ لوگوں نے اس کو ناپسند کیا، (طرح طرح کی تکالیف دیں)، حتیٰ کہ آپ کو اور آپ کے خاندان کو ایک وادی، (شعبِ ابی طالب) میں قید کر دیا۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک انچاس (۴۹) سال کے قریب تھی۔

محسنین کی وفات :

جب آپ ﷺ کی عمر مبارک انچاس (۴۹) سال، آٹھ (۸) ماہ، گیارہ (۱۱) دن ہوئی تو آپ ﷺ کے چچا خواجہ ابو طالب، (ابو المرتضیٰ جن کا نام عبد مناف تھا،) کی وفات ہو گئی۔ اور چچا کی وفات کے تین دن بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی

وفات ہو گئی۔(اس سال کو الحزن اور غم کا سال بھی کہا جاتا ہے۔)

جنوں کی آمد :

جب حضور ﷺ کی عمر مبارک پچاس (۵۰) سال اور تین (۳) مہینے کی ہوئی تو نصیبین،(ایک جگہ کا نام ہے،) کے جن حاضر خدمت ہوئے اور اسلام لائے۔

معراج :

جب حضور ﷺ کی عمر مبارک اکاون (۵۱) سال اور نو (۹) ماہ کے قریب پہنچی تو مقامِ (ابراہیم) اور بیرِ زم زم کے درمیان سے آپ ﷺ کو بیت المقدس لے جایا گیا۔ (پھر وہاں سے آسمانوں پر، عرشِ بریں پر اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوا۔ نمازوں کا تحفہ ملا، انبیاء سے ملاقاتیں ہوئیں، انبیاء کی بیت المقدس میں امامت کروائی۔)

حضور ﷺ کی ہجرت :

جب حضور ﷺ کی عمر مبارک ترپن (۵۳) سال کی ہوئی تو آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ آپ ﷺ کے ساتھ:(۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ،(۲) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ،(۳) ان حضرات کے راہبر (راستہ بتانے والے) عبد اللہ بن اریقط لیثی تھے۔(یہ رہبر ابھی تک اسلام نہ لائے تھے۔)

ہجرت کا یہ سفر ربیع الاول کی آٹھ (۸) تاریخ، سوموار کے دن تھا۔

اور اسی سال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رخصتی ہوئی۔

مواخاتِ صحابہ :

حضور ﷺ نے ہجرت کے آٹھ ۸ ماہ بعد مہاجرین اور انصار میں مواخات، (بھائی بندی) کروائی، (ایک مہاجر کو ایک انصاری کا بھائی بنا دیا۔) ہجرت کے نو (۹) ماہ اور دس (۱۰) دن بعد آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خلوت فرمائی۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح :

ہجرت کے ایک (۱) سال، ایک (۱) ماہ، بائیس (۲۲) دن کے بعد حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ کا نکاح ہوا۔

حضور ﷺ کے غزوات :

(۱) ہجرت کے ایک (۱) سال، دو (۲) ماہ اور دس (۱۰) دن کے بعد غزوہ ودّان ہوا، مقامِ ابواء تک (صحابہ کرام) پہنچے۔

(۲) ہجرت کے (۱) سال، تین (۳) ماہ اور تیرہ (۱۳) دن کے بعد ایک لشکر قریش کے (تجارتی) قافلے کی طرف بھیجا۔ اس میں امیہ بن خلف بھی تھا۔ کرز بن جابر ان کی تلاش میں نکلے اور انہوں نے مدینہ کے باغات پر اس کے بیس (۲۰) دن بعد حملہ کیا تھا۔

(۳) ہجرت کے ایک (۱) سال، آٹھ (۸) ماہ اور سترہ (۱۷) دن بعد غزوہ بدر پیش آیا۔ یہ سترہ (۱۷) رمضان تھا۔ آپ ﷺ کے صحابہ اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ تین سو (۳۰۰) سے کچھ زائد تھے، (۳۱۷) یا (۳۱۳)، حسب روایات مختلفہ۔ اور مشرکین کا لشکر نو سو سے ایک ہزار کے درمیان تھا۔ اسی دن کو قرآن

نے "یوم الفرقان" بھی کہا ہے۔ اللہ جل شانہ نے اس دن حق کو باطل پر غالب کر دیا۔ قرآن کی اس آیت میں اسی طرف اشارہ ہے:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ (آل عمران۔)

(۴) پھر غزوہ بنی قینقاع ہوا۔

(۵) پھر غزوہ سویق ہوا، ابوسفیان کے لشکر کو پکڑنے کے لیے۔

(۶) پھر غزوہ بنی سلیم ہوا، (مقامِ کُدر پر۔)

(۷) پھر غزوہ ذی امر ہوا، اس کو غزوہ غطفان اور غزوہ انمار بھی کہا جاتا ہے۔

(۸) ہجرت کے تیسرے سال غزوہ احد ہوا۔

(۹) ہجرت کے دو(۲) سال، نو(۹) ماہ اور دس(۱۰) دن کے بعد غزوہ بنو نضیر پیش آیا، (یہود کے ساتھ۔)

(۱۰) غزوہ بنو نضیر کے دو(۲) ماہ، بیس(۲۰) دن کے بعد غزوہ ذات الرقاع پیش آیا، جس میں صلاۃ الخوف پڑھی گئی۔

(۱۱) ذات الرقاع کے دو(۲) ماہ اور چار(۴) دن بعد غزوہ دومۃ الجندل پیش آیا۔

(۱۲) دومۃ الجندل کے پانچ(۵) ماہ اور تین(۳) دن بعد غزوہ بنی مصطلق ہوا، قبیلہ خزاعہ سے۔ اسی سفر میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر افک کا واقعہ پیش آیا۔ کہنے والوں نے بہت کچھ کہا، (لیکن اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور اتار کر سب کو جھوٹا ثابت کر دیا۔ ام المؤمنین سیدہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس الزام سے بری کر دیا۔)

(۱۳) ہجرت کے چار(۴) سال، دس(۱۰) ماہ، پانچ(۵) دنوں کے بعد غزوہ خندق

پیش آیا۔

(۱۴) خندق کے سولہ (۱۶) دن بعد غزوہ بنو قریظہ ہوا۔

(۱۵) بنو قریظہ کے تین (۳) ماہ بعد غزوہ بنی لحیان ہوا۔

(۱۶) پھر چھ (۶) ہجری میں غزوہ غابہ ہوا۔

(۱۷) پھر اسی سال چھ (۶) ہجری میں عمرۃ الحدیبیہ ہوا۔

(۱۸) ہجرت کے چھ (۶) سال، تین (۳) ماہ اور گیارہ (۱۱) دن بعد غزوہ خیبر پیش آیا۔

(۱۹) اسی سال خیبر کے چھ (۶) ماہ اور دس (۱۰) دن بعد آپ ﷺ نے عمرۃ القضاء ادا کیا۔

(۲۰) ہجرت کے سات (۷) سال، آٹھ (۸) ماہ اور گیارہ (۱۱) دن بعد فتح مکہ ہوا، (غزوہ فتح مکہ۔)

(۲۱) فتح مکہ کے دو (۲) دن بعد غزوہ حنین ہوا۔

(۲۲) پھر اسی سال غزوہ طائف ہوا۔

(۲۳) ہجرت کے آٹھ (۸) سال، چھ (۶) ماہ اور پانچ (۵) دنوں کے بعد غزوہ تبوک پیش آیا۔

اسی سال میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امیرِ حج بنا کر روانہ کیا گیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو سورۃ براءت سنانے اور اعلانِ براءت کے لیے مقرر کیا گیا۔

حضور ﷺ کا حج :

ہجرت کے نو (۹) سال، گیارہ (۱۱) ماہ اور دس (۱۰) دن کے بعد آپ ﷺ نے حج

کیا، جسے حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔(نبوت سے قبل اور نبوت کے بعد، ہجرت سے قبل آپ ﷺ نے کئی حج کیے جن کی تعداد مقرر نہیں۔ کذا قال ابن حزم في السیرته النبویة۔)

(بندے کا غالب گمان چالیس(۴۰) سے بیالیس(۴۲) حج کا ہے۔ یہ آپ ﷺ نے ہجرت سے پہلے کے ہیں، واللہ اعلم۔)

حضور ﷺ کی وفات:

ہجرت کے دس(۱۰) سال، دو(۲) ماہ بعد حضور ﷺ نے وفات پائی، جبکہ آپ ﷺ کی عمر شریف تریسٹھ(۶۳) سال تھی۔

اَلف اَلف صلاۃ و اَلف اَلف سلام۔

ابی اسحاق سبیعی[شعبی] کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور ﷺ نے کتنے غزوات کیے؟ انہوں نے فرمایا: انیس(۱۹)۔ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ سترہ(۱۷) غزوات کیے، دو(۲) غزوات آپ ﷺ مجھ سے پہلے کر چکے تھے۔[احمد، بخاری اور مسلم]

حضور ﷺ کے خاص رفقاء:

(۱)حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

(۲)حضرت حسن رضی اللہ عنہ

(۳)حضرت حسین رضی اللہ عنہ

(۴)حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

(۵)حضرت جعفر رضی اللہ عنہ

(۶)حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۷)حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

(۸)حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

(۹)حضرت مقداد رضی اللہ عنہ

(۱۰)حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

(۱۱)حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

(۱۲)حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

(۱۳)حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

(۱۴)حضرت بلال رضی اللہ عنہ

وہ صحابہ کرام جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کفار کی گردنیں اڑادیں:

(۱)حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

(۲)حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

(۳)حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ

(۴)حضرت عاصم بن ابی الاقلح رضی اللہ عنہ (افلح)

(۵)حضرت مقداد رضی اللہ عنہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہرے دار:

[۱]جنگ بدر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہرے دار (۱)حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ
(۲)اور حضرت ذکوان بن عبد قیس رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲) جنگ احد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہرے دار حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳)جنگ خندق میں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ تھے۔

(۴)حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی پہرے دار رہے۔

(۵)حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ عنہ بھی پہرے دار رہے۔

(۶) غزوہ خیبر میں حضرت صفیہ کی رخصتی کی رات حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ پہرے دار تھے۔

(۷)وادی قریٰ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ پہرے دار تھے۔

پھر جب یہ آیت نازل ہو گئی،

یَآ اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكَافِرِیْنَ۔ [آیت المائدہ]

نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہرا لگانا چھوڑ دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلحہ:

(۱)ایک تلوار جس کا نام ذوالفقار تھا، جو جنگِ بدر میں حاصل ہوئی۔

(۲)ایک تلوار آپ کو اپنے والد (عبد اللہ) سے ورثہ میں ملی۔

(۳)ایک تلوار سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دی، جس کا نام عضب تھا۔

(۴)ایک تلوار جنگ قینقاع میں حاصل ہوئی۔

(۵)ایک تلوار بتار نامی تھی۔

(۶)ایک تلوار لحیف نامی تھی (عند البعض لخیف)۔

(۷)ایک تلوار مخذم نامی تھی۔

(۸)ایک تلوار رسُوب نامی تھی۔

☆حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آٹھ (۸) تلواریں تھیں۔

☆ قینقاع کی مالِ غنیمت سے آپ ﷺ کو تین (۳) نیزے حصے میں آئے۔ اس کے علاوہ بھی ایک نیزہ تھا جس کا نام "متثنّیٰ" تھا۔

☆ آپ ﷺ کا ایک چھوٹا نیزہ تھا، [جس کو بعض دفعہ آپ ﷺ نماز میں سُترہ بناتے تھے۔]

☆ آپ ﷺ کی دو باریک چھڑیاں تھی۔

(۱) مِحجَن (۲) مِخصرہ (۳) جس کو عُرجُون کہا جاتا ہے، [کھجور کی باریک ٹہنی۔] اور ایک کھجلی کرنے والی لکڑی تھی جس کا نام "ممشُوق" تھا۔

☆ آپ ﷺ کے پاس ایک چمڑے کی پٹی نما چیز تھی، اس میں چاندی کے تین حلقے تھے، [کڑے۔] ان کی سوئی [بکسوئہ] دونوں طرف سے چاندی کا تھا۔

آپ ﷺ کی زرہیں:

(۱) ایک زرہ کا نام "ذاتُ الفُضُول" تھا۔

(۲)(۳) دو زرہیں آپ ﷺ کو قینقاع کی غنیمت سے حصے میں آئیں، ایک کا نام "سغدِیّہ" تھا۔ بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ ﷺ کے پاس حضرت داؤد علیہ السلام کی وہ زرہ بھی تھی، جو انہوں نے جالوت [کافر] سے لڑتے وقت پہنی تھی۔

حضور ﷺ کی کمانیں:

(۱) ایک کمان پہاڑی لکڑی سے بنی ہوئی تھی، جس کا نام "رَوحاء" تھا۔

(۲) دوسری کمان کا نام "بَیضَاء" تھا، یہ بھی پہاڑی درخت کی لکڑی سے تھی۔

(۳) تیسری کمان پہاڑوں کے درخت [نَبع] سے بنی ہوئی تھی، جسے صَفراء کہا جاتا تھا۔

(۴) ایک کمان جسے "کَتُوم" کہتے تھے، یہ کتم سے ہے کہ یہ بلا آواز تھی۔

(تیر نکلنے کی آواز نہیں آتی تھی۔ جیسے ہم کہتے ہیں ساؤنڈ پروف۔)

حضور ﷺ کا ترکش :

حضور ﷺ کا ایک ترکش دان تھا جس میں تیر رکھے جاتے تھے، اس کا نام "کافور" تھا۔ ایک شخص نے آپ ﷺ کو ڈھال دی جس پر عقاب کی تصویر بنی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا تو وہ تصویر غائب ہوگئی۔

حضور ﷺ کے جھنڈے :

(۱) آپ ﷺ کا ایک، مخمل کا سیاہ جھنڈا تھا جس کا نام "عقاب" تھا۔

(۲) آپ ﷺ کا ایک سفید جھنڈا بھی تھا۔

حضور ﷺ کا خود :

آپ ﷺ کا ایک خود تھا، [لوہے کی ٹوپی جو حالتِ جنگ میں پہنی جاتی ہے،] اس کا نام "سبُوغ" تھا۔

حضور ﷺ کے گھوڑے :

(۱) "الورد" اسکا نام تھا، یہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے آپ کو ہدیہ دیا تھا۔

(۲) "الظرب"

(۳) ایک کا نام "سکب" تھا، سب سے پہلے یہ گھوڑا آپ ﷺ کی ملکیت میں آیا۔

(۴) ایک کا نام "مُرتَجز" تھا۔

☆ آپ ﷺ کا ایک خچر تھا جس کا نام "دُلدُل" تھا۔

☆ آپ ﷺ کا ایک گدھا تھا جس کا نام "عفیر" تھا۔

آپ ﷺ کی اونٹنیاں :

(۱)"عَضباء"

(۲)"قَصواء"

(۳)"مَروہ"

☆ کچھ دودھ والی اونٹنیاں بھی تھیں، ایک کا نام "بَغُوم" تھا۔

☆ آپ ﷺ کی ایک سو بکریاں تھیں۔

حضور ﷺ نے وفات کے بعد کیا چھوڑا :

(۱) دھاری دار کپڑا (۲) ایک عمانی چادر (۳) دو صحاری کپڑے (۴) ایک صحاری قمیص (۵) ایک سَحُولی قمیص (۶) ایک یمنی جبہ (۷) ایک خمیصہ (۸) ایک سفید چادر (۹) تین ٹوپیاں، چھوٹی جو سر کے ساتھ لگ جاتی تھیں (۱۰) ایک پانچ بالشت کی لُنگی (۱۱) ایک ڈیزائن دار کمبل۔

☆ آپ ﷺ جمعہ کے دن سرخ دھاری دار چادر پہنتے تھے اور پگڑی [عمامہ] بھی باندھتے تھے۔

حضور ﷺ کا سامان والا بکس :

آپ ﷺ کے پاس ایک بکس تھا جس میں،

(۱) آئینہ (۲) کنگھی، ہاتھی دانت کی (۳) سُرمہ دانی (۴) قینچی (۵) مسواک رکھی رہتی تھی۔

☆ آپ ﷺ کا ایک پیالہ تھا جس میں چاندی کی تین میخیں جڑی ہوئی تھی۔ ایک پتھر کا ٹب تھا جس کا نام "مِخضَب" تھا۔ ایک تانبے کا ٹب تھا۔ ایک پیالہ شیشے کا تھا۔ ایک ٹب پیتل کا تھا۔ ایک چارپائی اور ایک کمبل تھا۔

حدیث: آپ ﷺ سے مروی ہے: "عودِ ہندی کو لازم پکڑو یعنی استعمال کرو، اس میں سات (۷) قسم کی شفائیں ہیں"۔ اور یہ بھی فرمایا: "سب سے بہتر خوشبو مِسک [کستوری] ہے"۔

☆ آپ ﷺ کے پاس عود کا برادہ سلگایا جاتا تھا، اس میں کافور بھی ملایا جاتا تھا۔

☆ آپ ﷺ کے پاس لوہے کی انگوٹھی تھی جو چاندی سے جڑی ہوئی تھی، اس کا نقش "مُحَمَّدٌ رَّسُولُ الله" تھا۔ (بعد میں صرف چاندی کی بنوائی۔)

☆ نجاشی بادشاہ نے آپ ﷺ کو دو سیاہ رنگ میں رنگے ہوئے چمڑے کے موزے ہدیہ کیے، آپ ﷺ نے انہیں پہنا [استعمال کیا۔]

خلاصہ: یہ مختصر، آپ ﷺ کی سیرت، ولادت، بعثت اور حالاتِ شرافت و کرم کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حشر آپ ﷺ کی زمرہ و جماعت میں فرمائیں۔

و صلّی اللهُ علی النَّبِیِّ الکَرِیمِ و علیٰ آلِہٖ و اصحابِہٖ اجمعین۔

بحمدللہ، اس مختصر کا ترجمہ 4/6/2026 بعد از مغرب شروع ہوا اور 5/6/2026 بعد از مغرب قبل العشاء مکمل ہوا۔ تقریباً سات (۷) گھنٹے میں یہ ترجمہ بتوفیقِ اللہ مکمل ہوا۔

اللہ تعالی اس جہد عظیم کو قبول فرمائے، امت کے لیے نافع بنائے، میرے اور میرے خاندان کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔

طالبِ دعا:

ڈاکٹر عبدالغنی طارق لدھیانوی

5/6/2026

مختصر حالات (مرتب)

از حمیر الدھیانوی

میرے والد، میرے استاد، میرے شیخ، استاذ حدیث والتفسیر حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی مد ظلہٗ

نام ونسب:

مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی، بن حاجی محمد رمضان لدھیانوی، بن عبد الرحمٰن لدھیانوی، بن نبی بخش لدھیانوی۔ (اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائے۔ آمین)

خاندانی پس منظر:

میرے والد کے آباؤ اجداد کا اصلی وطن بستی اٹھور تحصیل جگراں واں ضلع لدھیانہ تھا۔ اور آپکی والدہ زینب بنت نور محمد بن روڑا۔ آپ کی نانی فضل بی بی بنت وریام بن نہال۔ آپ کی پڑنانی آمنہ بی بی بنت ابراہیم بستی شادی والا نور پورہ ضلع فیروز پور کے رہائشی تھے۔ یہ سب اپنے علاقوں میں زراعت پیشہ تھے۔ تقسیم کے بعد پَر دادا کی زمین انڈیا سے جھنگ کے علاقہ میں منتقل ہو گئی، اور ننھیال والوں کی تلمبہ میں اور بہت ساری زمین کاغذات کی نظر ہو گئی جو نہ مل سکیں۔

قیام پاکستان کے بعد آپ کے آباؤ اجداد لدھیانہ سے ہجرت کر کے حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ آ کر آباد ہوئے اور پھر چند سال بعد رحیم یار خان کو اپنا مستقل

وطن بنایا۔

☆والدہ کا خاندان ضلع فیروز پور سے ہجرت کر کے تلمبہ تحصیل میاں چنوں موجودہ ضلع خانیوال سابقہ ضلع ملتان میں آکر آباد ہوئے۔

ہمارے دادا حاجی محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ علیہ پاکستان بننے سے قبل ۱۹۴۰ء کو ضلع لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ اور ہماری دادی پاکستان بننے سے تقریباً ۲ سال قبل ضلع فیروزپور میں پیدا ہوئیں۔ ہمارے دادامرحوم نے مڈل کے بعد ۱۹۵۶ء اور ۱۹۵۷ء دو سال تک جامعہ خیر المدارس ملتان میں تعلیم حاصل کی ،جن کے اساتذہ کرام میں حضرت مولانا مفتی عبد الستار صاحب رحمہ اللہ اور حضرت مولانا محمد صدیق صاحب رحمہ اللہ اور حضرت مولانا عبدالحق جالندھری رحمہ اللہ تھے۔ بعض اعذار کی وجہ سے وہ اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور درس نظامی مکمل نہ کرسکے۔

۱۹۶۰ء میں طلب معاش کے سلسلہ میں رحیم یار خان منتقل ہوئے۔ تھوڑا عرصہ مختلف مشاغل میں مشغول رہنے کے بعد ایک نیک صالح بزرگ حاجی حمید الرحمٰن صاحب کے واسطہ سے لیور برادز پاکستان میں ملازمت اختیار کی اور حاجی حمید الرحمٰن صاحب کی ہی محنت سے تبلیغی جماعت کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر بہت جلد دس دن اور چار ماہ لگانے کا موقع ملا اور ان ایام میں تمام بزرگوں اور خصوصاً حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ کے بیانات اور زیارت سے مشرف ہوئے اور مصافحہ کی سعادت بھی حاصل کی۔ اور حضرت حاجی عبد الوہاب صاحب کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اور اسی دوران حاجی حمید الرحمٰن صاحب کے واسطہ سے خواجہ خواجگان حضرت مولانا

خان محمد صاحب (فاضل دارالعلوم دیوبند) سے سلسلہ بیعت قائم کیا جو حضرت مرحوم کی حیات تک قائم رہا۔ حضرت کی وفات کے بعد پاکستان کی مشہور خانقاہ دین پور شریف ضلع رحیم یار خان کے سجادہ نشین حضرت مولانا میاں مسعود احمد صاحب مدظلہ بن حضرت مولانا سراج احمد صاحب دین پوری رحمہ اللہ بن حضرت مولانا عبدالھادی صاحب رحمہ اللہ (فاضل دارالعلوم دیوبند تلمیذ حضرت مدنی رحمہ اللہ) بن حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب رحمہ اللہ سے بیعت ہوئے۔

❁ داداجان کی شادی:

ہمارے داداجان کا نکاح مسنون ۱۹۶۳ء کے اواخر میں ہوا۔ چند افراد پر مشتمل قافلہ حویلی بہادر شاہ سے تلمبہ شہر میں وارد ہوا اور نکاح مسنون کے بعد دلہن کو بیاہ کر پہلے حویلی بہادر شاہ پھر چند دنوں کے بعد وہاں سے رحیم یار خان منتقل کیا۔

داداجان کا ذریعہ معاش:

جیسا کہ گزشتہ سطور میں گزرا کہ چند سال لیور برادرز میں گزارنے کے بعد استعفیٰ دے کر چار ماہ کے لیے تبلیغ میں تشریف لے گئے۔ واپسی پر تجارت کو اپنا مشغلہ بنایا۔ ۱۹۶۷ء میں ڈاکخانہ بازار میں ایک مختصر آئرن سٹور قائم کیا۔ پھر ۱۹۷۰ء میں شاہی روڈ رحیم یار خان پر بنام محمد یوسف، محمد رمضان آئرن مرچنٹ کے نام سے منتقل ہوا، اور ۱۹۸۱ء میں سرکلر روڈ رحیم یار خان پر بنام بسم اللہ آئرن سٹور اور پھر کچھ عرصہ بعد کراچی آئرن سٹور کے نام سے تجارت کرتے رہے۔

۲۰۱۶ء میں ضعف اور بیماری کی وجہ سے آئرن سٹور کے کام کو خیر باد کہا پھر رحیم یار خان میں یونائیٹڈ موٹر اور سورج آئل مل کے ساتھ شراکت داری پر تادمِ حیات کام کرتے رہے۔

داداجان کی وفات اور وصیت:

داداجان کی وفات 14 جنوری 2022ء شبِ جمعہ رات دو (۲) بجے ہوئی عشاء کی آخری نماز بھی میں بہوش وحواس ادا کی اور بار بار قبلہ سمت لٹانے کا فرماتے رہے۔ وفات سے چند روز قبل چند وصیتیں تحریرًا بھی اور تقریرًا بھی کیں۔

(۱) میری نماز جنازہ تبلیغی مرکز میں پڑھائی جائے۔(جو کہ بروز جمعہ نماز جمعہ کے فورًا بعد داداجان کی چاہت کے مطابق ادا کی گئی)۔

(۲) میرا جنازہ میرا بیٹا پڑھائے (ہمارے والد حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی نے حسبِ وصیت ہمارے داداجان کا جنازہ پڑھایا)۔

(۳) میرے مال میں سے ایک تہائی رحیم یار خان جدید تبلیغی مرکز کی تعمیر میں خرچ کیا جائے۔ جس کی مالیت تقریباً بیس لاکھ پانچ ہزار بنتی تھی جو کہ حسب ضرورت خرچ کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ داداجان کے لیے ان کی اس وصیت کو اور ان کی اولاد دَر اولاد کو ان کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔(آمین)

والد گرامی کی پیدائش اور تعلیم:

میرے والد گرامی ۱۹۶۵ء کے آخری نصف میں تلمبہ تحصیل میاں چنوں ضلع خانیوال میں پیدا ہوئے۔ میرے والد کی پر نانی نے عثمان غنی نام تجویز کیا لیکن میرے پر دادا عبد الرحمٰن صاحب نے عثمان غنی کی بجائے عبد الغنی نام تجویز کیا اور

یہی کاغذات میں لکھوایا گیا۔

☆ والد گرامی نے رحیم یار خان کی درجہ حفظ کی مشہور درس گاہ مدرسہ تجوید القرآن ماڈل ٹاؤن (المعروف مدرسہ ڈاکٹر اختر) میں تعلیم قرآن کریم کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے استاد قاری محمد اطہر صاحب سے نورانی قاعدہ اور اڑھائی پارے حفظ کیے۔ ان کے مدینہ منورہ تشریف لے جانے کے بعد حضرت قاری عمر فاروق عباسی صاحب رحمہ اللہ سے سورۃ الصفّ حفظ کی۔

اسی دوران دادا جان نے اپنے گھر کے قریب رحمان کالونی میں اھل محلہ کے مشورہ سے ایک حفظ کا مدرسہ قائم کیا جس کے انتظامی امور دادا جان خود دیکھتے تھے اور مدرسہ کی مسجد کی اذان بھی والد صاحب کے دادا کے ذمہ تھی۔ اگرچہ وہ اس خدمت کے ساتھ آر سی اے کاٹن فیکٹری (RCA Catton factory) میں ملازمت بھی کرتے تھے۔

پھر مدرسہ تجوید القرآن سے محلہ کی مسجد اور مدرسہ میں قاری مختار احمد صاحب سے کئی پارے حفظ کیے اور ایک بار پھر مدرسہ تجوید القرآن میں حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب ملتانی سے کچھ پارے حفظ کیے۔ ان کے جانے کے بعد حضرت مولانا قاری محمد اسلم صاحب اور ان کے بعد حضرت مولانا قاری محمد صدیق صاحب ملتانی سے کچھ پارے حفظ کیے۔ بالآخر اختتام قرآن امانت کالونی رحیم یار خان کے ایک نومولود مدرسہ میں سابقہ استاد حضرت قاری مختار احمد صاحب سے کیا۔

اختتام قرآن اور انعام:

میرے دادا مرحوم نے اختتام قرآن مجید کی خوشی میں میرے والد گرامی مولانا

عبد الغنی طارق لدھیانوی صاحب کو ایک سائیکل بطور انعام ہدیہ کیا۔
جس کا تفصیلی ذکر میرے والد کی (آپ بیتی: جلد اوّل) میں موجود ہے۔

حفظ کے بعد گردانِ قرآن مجید:

رحیم یار خان کی سب سے پہلی اور قدیمی درس گاہ مدرسہ جامعہ قادریہ میں داخلہ لے کر حضرت مولانا قاری عظیم بخش حفظہ اللہ سے مسلسل کئی ماہ لگا کر قرآن کریم کو پختہ کیا اور پھر رمضان المبارک میں اپنے محلہ کی مسجد میں تراویح میں پورا قرآن کریم سنانے کی سعادت حاصل کی۔

درس نظامی کی تعلیم کا آغاز:

مدرسہ جامعہ قادریہ میں درس نظامی میں داخلہ لے کر پہلے ہی سال فارسی کتب کی تعلیم حاصل کی۔ جس میں:

(اوّل) کریما سعدی (ثانی) نام حق (ثالث) بدائع منظوم
(رابع) پند نامہ للشیخ عطار رحمہ اللہ (خامس) قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ کی مالا بد منہ
(سادس) گلستان سعدی

یہ کتب جن اساتذہ سے پڑھی ان کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) صاحب زادہ حضرت مولانا حافظ محمد سعید سراجی المعروف پیر صاحب رحمہ اللہ موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان
(۲) مدیر ادارہ حضرت مولانا قاضی عزیز الرحمٰن صاحب نقشبندی رحمہ اللہ
(۳) ناظم ادارہ حضرت مولانا قاضی شفیق الرحمٰن صاحب سراجی حفظہ اللہ
(۴) حضرت مولانا خان محمد صاحب رحمہ اللہ

جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں داخلہ:

پاکستان کی مشہور دینی درس گاہ جسے ثانی دیوبند کہا جاتا تھا۔ داداجان نے اعلیٰ تعلیم کے لیے وہاں داخلہ دلوایا ہے، سال اوّل درجہ اولیٰ، سال ثانی درجہ ثانیہ کی کتب پڑھیں۔ جن میں سے علم النحو اور ھدایۃ النحو مولانا عبد الغفور صاحب رحمہ اللہ سے، اور علم الصرف اور علم الصیغہ حضرت مولانا رشید احمد رشیدی صاحب سے اور مختصر قدوری فاضل مظاہر العلوم تلمیذ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ، حضرت مولانا مختار احمد صاحب سے پڑھی۔ کچھ دیگر اسباق دیگر اساتذہ کرام جن میں حضرت مولانا مطیع الرحمٰن بن شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ رائے پوری رحمہ اللہ سے حضرت مولانا قاری محمود صاحب جھنگوی مدظلہ ؒ سے بھی استفادہ کیا۔

نیز مدیر ادارہ فاضل دیوبند حضرت مولانا حبیب اللہ رشیدی بن مفتی دارالعلوم دیو بند حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب کے بیانات اور مجاہدانہ کارناموں سے بھی بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ اور انہی دو سالوں میں رائیونڈ سے آنے والے دورہ حدیث کے طلباء کی محنت سے تبلیغی جماعت میں ۲۴ گھنٹے کی ترتیب پر جانے کا موقع بھی بار بار ملا۔ پھر جامعہ رشیدیہ کے اچانک حالات کے خراب ہونے کی وجہ سے جامعہ رشیدیہ کو الوداع کہا۔

جامعہ مخزن العلوم خانپور میں داخلہ:

درجہ ثالثہ کیلئے جامعہ مخزن العلوم خانپور کا انتخاب کیا گیا۔ جہاں

(۱) حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی صاحب سے شرح تہذیب

(۲) حضرت مولانا محمد قاسم دین پوری رحمہ اللہ سے کافیہ اور ترجمہ قرآن مجید و کنزالد قائق

(۳) حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب سے اُصول الشاشی

(۴) حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب درخواستی فاضل دیوبند سے نفحۃ العرب پڑھی۔ دیگر اساتذہ کرام سے بھی استفادہ کا موقع ملا۔ حافظ الحدیث والقرآن، قطب وقت، ولی کامل مرشد العلماء حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی صاحب رحمہ اللہ کی روز روز زیارت اور ہر جمعہ کے دن بیان سے جان و دل منور کرتے رہے۔

☆ جامعہ مخزن العلوم میں جمعیت طلباء اسلام جو جمعیت علماء اسلام کی ایک فرع ہے، اس میں کام کرنے کا موقع ملا، لاہور شیرانوالہ حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی مسجد اور مدرسہ میں سالانہ اجلاسوں میں شرکت کا موقع ملا، اور تحصیل خانپور کے ناظم نشرو اشاعت مقرر ہوئے، مدارس کے سالانہ جلسوں میں شرکت اور بیانات کے مواقع بھی میسر آئے۔

جامعہ قادریہ رحیم یار خان میں داخلہ:

نئے تعلیمی سال میں ایک دفعہ پھر جامعہ میں سابقہ اساتذہ کی زیر سرپرستی داخلہ لیا اور بقیہ کتب:

(۱) شرح الوقایہ (۲) ھدایہ (۳) شرح جامی

(۴) شرح ابن عقیل (۵) مشکوٰۃ (۶) نور الانوار

(۷) مقامات حریری (۸) تفسیر جلالین

اور موقوف علیہ کی تمام کتب اسی ادارے میں پڑھیں۔ اساتذہ کرام میں:

(۱) صاحب زادہ حضرت مولانا حافظ محمد سعید سراجی صاحب رحمہ اللہ آف موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان

(۲) حضرت مولانا قاضی شفیق الرحمٰن سراجی مدظلہ

(۳) حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب لودھروی رحمہ اللہ

جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ:

دورہ حدیث کے لیے اساتذہ کرام کے مشورہ سے جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ کا امتحان دے کر امتحان پاس کر کے داخلہ لیا۔ جہاں بڑے بڑے جبال علم سے سال بھر استفادہ کا موقع ملا۔

(۱) شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی رحمہ اللہ بن مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ سے الجامع الصحیح للامام بخاری اوّل اور ثانی مکمل پڑھی۔

(۲) جامع المعقول والمنقول استاد حدیث و تفسیر کتب کثیرہ و عجیبہ کے مؤلف حضرت مولانا محمد موسیٰ خان روحانی البازی رحمہ اللہ سے الجامع الترمذی جلد اوّل والثانی، شمائل ترمذی مکمل پڑھی۔ السنن النسائی، السنن لابن ماجہ والمؤطا لامام مالک والمؤطا لامام محمد میں سے بعض اجزاء پڑھے۔

(۳) افہام و تفہیم کے بادشاہ تلمیذ حضرت تھانوی رحمہ اللہ و حضرت مدنی رحمہ اللہ حضرت مولانا مفتی محمد عبید اللہ بن مفتی محمد حسن رحمہ اللہ سے شرح معانی الآثار لطحاوی کا کچھ حصہ پڑھا۔

(۴) ولی کامل، صوفی باصفا، سلسلہ تھانوی کے پیرو مرشد حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ سے السنن لابی داؤد جلد اوّل و ثانی مکمل پڑھی۔

(۵) جامع الصفات، خطیبِ ادیب حضرت مولانا عبد الرحمٰن اشرفی بن مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ سے الجامع الصحیح للامام مسلم کا ابتدائی حصہ پڑھا اور ۱۹۸۶ء میں فراغت پائی۔

سالانہ امتحان اور اس کا نتیجہ:

سال کے اختتام پر جامعہ اشرفیہ لاہور کا سالانہ امتحان ہوا، جس میں والد محترم نے اچھے نمبر حاصل کیے۔

جامعہ کا سالانہ نتیجہ (سال ۱۴۰۶ ہجری، الموافق ۱۹۸۶ء)

رقم	مادہ	رقم المحصّلہ
۱	الجامع الصحیح للبخاری	65
۲	الجامع الصحیح للمسلم	۹۹
۳	الجامع للترمذی	۹۵
۴	السنن لابی داوٗد	۱۰۰
5	شرح معانی الآثار	95
6	السنن للنسائی	99
7	السنن لابن ماجہ	95
8	الشمائل للترمذی	100
9	مؤطا لامام مالک	65
10	المؤطا لامام محمد	65
مجموع		۸۷۰
درجہ		جیّد جداً

اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحان ۱۴۰۶ ہجری ، الموافق ۱۹۸۶ء میں شرکت کی اور درجہ جیّد میں پاس ہوئے۔

وفاق المدارس کا سالانہ نتیجہ:

رقم	مادہ	رقم المحصّلہ
۱	الجامع الصحیح للبخاری	۴۳
۲	الجامع الصحیح للمسلم	۴۰
۳	الجامع للترمذی	۴۳
۴	السنن لابی داوٗد	۷۰
۵	السننان مع الشمائل	۴۷
6	المؤطا مع الطحاوی	58
مجموع		۳۰۱
درجہ		جیّد

جامعہ نصرۃ العلوم (گوجرانوالہ) میں داخلہ:

جامعہ اشرفیہ لاہور میں دورہ حدیث کا امتحان دیتے ہی والد محترم دورہ تفسیر کیلئے گوجرانوالہ جا پہنچے، اپنے وقت اور اپنی صدی کے عظیم محدث و مفسر تمام باطل کے رد میں علمی کتب کثیرہ تصنیف کرنے والے امام اہل سنت تلمیذ حضرت مدنی رحمہ اللہ فاضل دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ سے مکمل دورہ تفسیر پڑھا، اور ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۶ ہجری کو سند فراغت لیکر واپس وطن روانہ ہوئے۔

رحیم یار خان اسٹیشن پر استقبال:

اہل رحیم یار خان میں ہمارے دادا مرحوم اور رحیم یار خان شہر تبلیغی مرکز کے امیر صوفی بشیر احمد صاحب و دیگر اہل مرکز نے استقبال کیا اور حوصلہ افزائی فرمائی۔

دورہ صرف کیلئے بحر العلوم توحید آباد میں داخلہ:

دورہ صرف مدرسہ عربیہ بحر العلوم، توحید آباد، رحیم آباد، صادق آباد تحصیل کے ایک گاؤں میں داخلہ لیکر پورے چالیس روز دال کھا کر دورہ صرف پڑھا، میرے والد محترم فرماتے ہیں پڑھائی بھی خوب تھی، پڑھائی کا ماحول بھی خوب تھا، استاد محترم مولانا نصر اللہ خان صاحب رحمہ اللہ میں اولیاء اللہ والی تمام صفات دیکھائی دیتی تھیں، اہتمام نماز، ذکر واذکار، تلاوت، سادگی، توکل علی اللہ، حسن اخلاق، اکرام ضیوف، لیکن استاد محرم کے عقائد درست نہ تھے عقیدتاً وہ مماتی تھے۔ مولانا محمد یوسف مماتی دار العلوم عثمانیہ (رحیم یار خان) والوں کے ہم درس تھے۔ اور یہ دونوں ایک بڑے مماتی مولانا عبد الغنی جاجروی صاحب بدرالعلوم والے کے شاگرد تھے۔ اور مولانا عبد الغنی جاجروی صاحب نے اپنا سابقہ صحیح عقیدہ بلاوجہ چھوڑ کر اہل سنت کے خلاف مماتیت کا عقیدہ بلا دلیل قبول کیا، اپنے ساتھ انہوں نے دوسروں کی آخرت بھی خراب کی۔

اندرون ملک ایک سال کا سفر:

۱۹۸٦ء بائیس رمضان المبارک کو گھر پہنچے، عید کے فوراً تبلیغی جماعت والوں نے سال کیلئے پھر چلہ کیلئے تیار کرنا شروع کر دیا، دادا جان کی چاہت بھی یہی تھی

کہ میرا بیٹا سال لگالے۔ چلہ کیلئے جاناہوا تو سال لگاکر واپسی ہوئی، اس سفر میں ملک کے کونے کونے تک جانے کا موقع ملا، عجم کے بعد میں عرب ضیوف کے ساتھ بھی اسفار کا موقع ملا، جس کی وجہ سے عربی بولنے میں والد صاحب کو اچھی مہارت حاصل ہوگئی، بلکہ اگر کبھی خطبہ دیں تو آواز اور انداز سے یوں لگتا ہے جیسے کوئی شیخ خطبہ دے رہا ہے۔

والد صاحب کی شادی خانہ آبادی:

۱۹۸۷ء رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع پر حضرت مولانا انعام الحسن صاحب نے نکاح پڑھایا، اور پھر سترہ نومبر بروز جمعہ کو ایک خوش نصیب دلہن ایک خوش نصیب دلہا کے گھر رخصت ہو کر آئی دین و متین کے تمام شعبوں میں ان کی معاون بنی۔

جامعہ قادریہ میں تدریس:

اگرچہ میرے داداجان حاجی محمد رمضان صاحب رحمہ اللہ کا کاروبار لوہے کا تھا، آئرن سٹور جس پر T-R، گاڈر، سریا، زرعی آلات دستیاب ہوتے تھے لیکن داداجان نے حکماً یہ فرمایا کہ صبح سے دن بارہ بجے تک اسباق پڑھائیں تاکہ جو پڑھا ہے یاد رہے اور لوگوں کو اس کا فائدہ پہنچے ،اس لیے ۱۹۸۷ء نومبر سے لے کر تقریباً ۲۰۰۰ء تک جامعہ قادریہ میں مختلف اسباق کی تدریس کی۔

عربی فاضل کا امتحان:

والد صاحب نے جامعہ قادریہ کے ایام تدریس میں استاد محترم حضرت خواجہ پیر صاحب رحمہ اللہ کے حکم سے چند طلباء و علماء نے عربی فاضل کا امتحان دیا اور

مسلسل امتحانات دلوایا جاتا تھا، والد صاحب نے بھی ۱۹۹۰ء میں بہاولپور بورڈ سے امتحان پاس کیا۔

نتیجہ عربی فاضل:

پرچہ اوّل	۴۲
پرچہ ثانی	۵۲
پرچہ ثالث	۴۱
پرچہ رابع	41
پرچہ خامس	46
پرچہ سادس	71
مجموع الدرجات	293

میٹرک کا امتحان:

والد صاحب فرماتے تھے کہ ہمارے استاد محترم صاحبزادہ حضرت پیر صاحب رحمہ اللہ طلباء کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کی ترغیب بلکہ حکماً تعلیم دلواتے تھے، چنانچہ والد صاحب مدظلہ نے ۱۹۹۱ء میں بہاولپور بورڈ سے میٹرک کا ایمان پاس کیا۔

نتیجہ میٹرک:

اُردو	۸۵
اسلامیات	۵۱

پاک سٹڈی	۵۰
جنزل میتھ	٦٦
جنزل سائنس	۵۱
اسلامک سٹڈیز	۸۰
عربی	۵٦
مجموع الدرجات	439

ایم اے اسلامیات کا امتحان:

والد محترم نے اپنے استاد محترم کی ترغیب پر ایام تدریس میں بلوچستان یونیورسٹی سے ۱۹۹٦ء میں ایم۔اے اسلامیات کا امتحان پاس کیا۔

نتیجہ ایم اے اسلامیات:

۱	٦۰	۲	٦٦
۳	۴۱	۴	۵۱
۵	۴۱	٦	۴۵
۷	۴۵	۸	۸۵
۹	۴۷	مجموع الدرجات	۴۸۱

والد صاحب نے ایک عرصہ بعد ۲۰۱۷ء میں وفاق المدارس کی سند کی بنیاد پر B.A امتحان اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے پاس کیا۔ جسمیں چند مضامین تھے۔

۱	٦۳
۲	۱۳۲

۳	۷۰
مجموع الدرجات	۲۵۵

لیکر پاس ہوئے کیونکہ صرف تین مضامین لازمی تھے۔

ایم۔اے عربی کا امتحان:

والد صاحب نے ۲۰۱۹ء میں اپنے شوق و رغبت سے جامعہ اسلامیہ بہاوپور (اسلامیہ یونیورسٹی) میں داخلہ لیکر ایم۔اے عربی کا امتحان دیا، پھر رفع درجات کیلئے دوبارہ امتحان دیا۔

جامعہ اشرفیہ لاہور سے اعزازی سند:

جامعہ اشرفیہ لاہور نے ۱۵ مئی ۲۰۱۴ء بموافق ۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۵ہجری کو ۱۹۴۷ء سے ۲۰۱۴ء تک فضلاء میں سے چند فضلاء کو ان کی حسن کارکردگی مثلاً تصانیف، P.HD، ایم فل، یا دیگر شعبہ جات میں ترقی کرنے پر بُلا کر فضلاء کو اعزازی سند سے نوازا، ان فضلاء کی تعداد تقریبا ۱۵۰ کے قریب تھی۔

جن میں میرے والد گرامی حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی دامت برکاتہم کو بھی ان کی کثرت تصانیف کیوجہ سے اعزازی سند اور دیگر انعامات سے نوازا گیا والد محترم کی تصانیف کی تعداد ستر سے متجاوز ہے، جن کا ذکر تصانیف کے عنوان کے تحت ذکر کروں گی، اس مجلس میں مفتی اعظم مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف اور گورنر پنجاب مہمان خصوصی تھے۔

✵ ✵ ✵

اعزازی سند کا عکس



بسم الله الرحمن الرحيم

رقم الشهادة 0089
تاريخ الإصدار
١٥/ رجب المرجب ١٤٣٥هـ
١٥/ مايو ٢٠١٤م، يوم الخميس

شهادة تقدير

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على أشرف المرسلين وخاتم النبيين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

يسر رئاسة الجامعة الأشرفية أن تتقدم بأسمى آيات التثمين والعرفان لخريجها / فضيلة الشيخ عبد الغني طارق لدهيالوي تقديراً لحصوله على الإنجازات العلمية خاصة في علوم القرآن والسنة النبوية ومساهمته في دفع عجلة التنمية الوطنية وتقديم خدمات رائعة للمجتمع الإنساني على الصعيد الباكستاني والدولي.

مع أطيب التمنيات له في حياته المستقبلية بكل نجاح وسداد.

محمد عبيد الله المفتي
الرئيس

الحافظ فضل الرحيم الأشرفي
نائب الرئيس

P.H.D، ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری:

الجزائر یونیورسٹی کی طرف سے مختلف مقالہ جات پر یونیورسٹی نے میرے والد صاحب کو 11-11-2025 کو اعزازی ڈگری سے نوازا، فللّٰہ الحمد



Institute of Islamic Studies
معهد الدراسات الاسلامية

شهادة
CERTIFICATE



تشهد عمادة الخريجين بتفويض من الهيئة المؤسسة : معهد الدراسات الاسلامية العالمي

وبالتشارك مع جامعة نبل الخفس العالمية المسجلة بوزارة التعليم العالي بأمالي

بقرار التأسيس رقم/ Ref N: 01321/21/21/C - RR/UINO عام : 2019 - 2020

قرار اعتماد المعهد برقم: Ref N: 01321/21/21/C - RR/UINO:

بأن الباحث

ABDUL GHANI TARIQ LUDHYANVI BIN MUHAMMAD RAMADAN

رقم الشهادة 0206 المولود في 09/06/1966 صاحب الجنسية باكستان

قد حصل على درجة (الدكتوراه التقديرية) تخصص (شريعة) بعد أن قدم بحثه بعنوان

""بستان الصالحين من كلام سيد الصادقين على مختصر
رياض الصالحين للإمام النووى"

بتاريخ / 2023/07/12 بتقدير : ممتاز برقم: 0206

مع جميع حقوق هذه الشهادة بعد استيفائه جميع حقوق متطلبات درجة الدكتوراه .

وعليه وقعت هذه الوثيقة

عمادة الشؤون

عمادة الخريجين

اعتماد جامعة

شهادة الدكتوراه

Honorary Doctorate

إستنادا لقرار رئاسة إتحاد المستشارين العرب للعلوم الإدارية والبحوث والدراسات الاستراتيجية وبالتعاون مع معهد الدراسات الاسلامية العالمي بدولة الجزائر وكيل جامعة نيل العالمية المعتمدتان من وزارة التعليم العالي بجمهورية مالي ووكيل جامعة GTU-UNIVERSITY ENERA TIONS AND TECHNOLOGY المسجلة بامريكا واشنطن كولومبيا برقم ١٩٩٥/٠٥٣١ وأكاديمية المستشارين العرب الدوليين للتحكيم وفض المنازعات المسجلة بوزارة الإستثمار والتعاون الدولي لسنة ٢٠١٨ وتصديق الخارجية المصرية برقم (٣٩٧٣ مكتب التصديقات والخدمات القنصلية) والمسجلة بمنظمة الامم المتحدة بال ngo برقم (٦١٩ ١٨٤٣٠) كمنظمة دوليه غير حكومية وهيئة اليونيسكو برقم (٢٧٩٩٧٠) والمفوضية الاوروبية بوابة التمويل والإستثمار برقم pic٨٨٨٧٣٤٥١٥ وتسجيل دولي بسوق الامم المتحدة العالمية UNGM كهيئة إستشارية دوليه غير حكومية برقم (١٣١٤٤٨) وتسجيل اساسي وتضم ٢٥ تسجيل بكافة الهيئات والمنظمات العالمية

وسعيا لتحقيق أهداف المعهد بنفع طلابها وكوادرها التعليمية بمختلف المجالات العلمية والعملية

قد وافق رئاسة معهد الدراسات الاسلامية العالمي وإتحاد المستشارين العرب

منح السيد المستشار / عبد الغني طارق الدمياتوي بن محمد رمضان

المولود في دولة - رحيم يارخان، بولاية بنجاب ، باكستان

حيازة هذه الشهادة : (درجة الدكتوراه المهنية) وبتقدير امتياز مع مرتبة الشرف لجهوده المتميزة

في البحث المقدم بعنوان :

""بستان الصالحين من كلام سيد الصادقين على مختصر رياض الصالحين للإمام النووي"

تحت اختصاص : معهد الدراسات الاسلامية العالمي وإتحاد المستشارين العرب الدوليين

رمز الاعتماد : 201 pic مركز الابحاث والدراسات

تم منح هذه الشهادة بموجب قرار رئاسة المجلس في تاريخ 2025/11/11

حررت هذه الشهادة المدونة بناء على طلبه دون ادنى مسئولية على المعهد والإتحاد فيما يتعلق بحقوق الغير

I.I.S

والد محترم کے اسفار:

حفظ قرآن مجید کے بعد دوران تعلیم اور تعلیم کے بعد مسلسل والد صاحب کے آج تک اندرون ملک اور بیرون ملک کثرت سے اسفار کئے۔ زندگی کا ایک معتدبہ حصہ اسفار میں گزر گیا۔ اندرون ملک جن شہروں اور قصبات کے سفر کیے ان کی فہرست بہت طویل ہے۔ یہاں صرف چند غیر ملکی اسفار کا تذکرہ کروں گی۔

غیر ملکی اسفار:

(۱)والد محترم کا پہلا سفر ۱۹۸۸ء میں مصر کا ہوا جو تقریباً ٦ ماہ پر محیط تھا۔

(۲)دوسرا سفر ۱۹۸۹ء سوڈان کا ہوا۔ جو تقریباً ۲۳ دن پر مشتمل تھا۔

(۳)تیسرا سفر ۱۹۹۳ء میں یمن کا ہوا جو تقریباً ۱ سال کے زائد عرصہ پر محیط تھا۔

(۴)۱۹۹۳ء میں ابوظہبی کا سفر ہوا، جو قلیل وقت پر مشتمل تھا۔

(۵)۱۹۹۷ء میں والد صاحب بنگلہ دیش تشریف لے گئے۔ ان کا یہ سفر تقریباً ۴۵ دن پر محیط تھا۔

(٦)پانچواں سفر ۲۰۰۳ء میں ساؤتھ افریقہ کا ہوا۔ جو تقریبا ۵۵ دن پر محیط تھا۔

(۷)۲۰۰۳ء میں بوٹسوانہ کا ہوا۔ جو چند دن پر مشتمل تھا۔

(۸)۲۰۰۴ء میں دوبارہ ساؤتھ افریقہ کا سفر کیا جو تقریباً ۴۰ دن پر پر محیط تھا۔ جس میں مولانا احسان اللہ ہزاروی صاحب جو کراچی سے جمعیت علماء اسلام کی سیٹ پر MPA (ایم۔پی۔اے) بنے وہ شریکِ سفر رہے۔

(۹)اٹھواں سفر ۲۰۰۷ء میں دبئی، شارجہ، العین، اُمّ قوین کا ہوا۔ جو ۹ دنوں پر مشتمل تھا۔

(۱۰)۲۰۰۹ء میں دوسری بار چند رفقاء کے ساتھ دوبارہ مصر جانا ہوا، یہ سفر تقریباً ۵ دن پر مشتمل تھا۔

(۱۱)۲۰۰۹ء میں تیسری بار ایک دفعہ پھر مصر اور قاہرہ کا سفر ہوا جو بہت کم وقت پر مشتمل تھا۔

(۱۲)۲۰۰۰ء میں افغانستان کا سفر کیا جو چند ایام پر مشتمل تھا۔

(۱۳)۲۰۱۰ء میں سری لنکا کا سفر ہوا جو بہت تھوڑے دنوں کا تھا۔

(۱۴)۲۰۱۰ء میں دوبارہ سری لنکا کا سفر درپیش آیا وہ بھی چند ایام پر محیط تھا۔

(۱۵)۲۰۱۸ء میں ازبکستان، بخارا، ترمذ، سمرقند، تاشقند کا سفر کیا جو پورے آٹھ دن پر مشتمل تھا۔

(۱۶)۲۰۱۸ء میں ایک سفر استنبول / ترکی کا ہوا جو تقریباً ایک ہفتہ پر مشتمل تھا۔

اسفار حرمین شریفین

والد محترم کو دیگر اسفار سے زیادہ محبوب ترین سفر حرمین شریفین کا ہوتا تھا اور ہوتا ہے۔ جس کیلئے وہ ہر چھوٹے بڑے، غریب وامیر، اپنے اور غیر سے ہر وقت دعاء کی درخواست کرتے رہتے رہے ہیں حتیٰ کہ بعض مرتبہ ایک ایک دن میں کئی کئی دفعہ اپنی والدہ، والد صاحب) اپنی زوجہ یعنی ہماری ماں، اور خود ہم سے یعنی تمام اولاد سے حرم شریف کی حاضری کی دعاء کا کہتے رہتے ہیں۔

شاید یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کو بہت دفعہ اپنے گھر اور نبی کریم ﷺ کے در بلوایا، اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ سے امید ہے بلکہ قوی امید ہے کبھی بھی میرے والد محترم کو اپنے گھر کی حاضری سے محروم نہ فرمائیں گے۔

☆ اہل ایمان کے شوق اور ذوق کی خاطر چند اسفار حرم شریف کا ذکر کر دیتی ہوں وگرنہ یہ اسفار ان شاء اللہ موت تک جاری و ساری رہیں گے، اللہ تعالیٰ جاری رکھے کبھی بھی محروم نہ فرمائے۔

(۱) حرمین شریفین کا پہلا سفر ۱۹۸۹ء میں حج کا نصیب ہوا۔

(۲) حرمین شریفین کا دوسرا سفر ۱۹۹۴ء برائے حج مقدر رہا۔

(۳) حرمین شریفین کا تیسرا سفر ۱۹۹۷ء برائے عمرہ مقدر رہا۔

(۴) حرمین شریفین کا چوتھا سفر ۲۰۰۰ء برائے عمرہ مقدر رہا۔

(۵) حرمین شریفین کا پانچواں سفر ۲۰۰۸ء برائے عمرہ مقدر رہا۔

(۶) حرمین شریفین کا چھٹا سفر ۲۰۰۹ء برائے عمرہ مقدر رہا۔

(۷) حرمین شریفین کا ساتواں سفر ۲۰۱۰ء برائے عمرہ مقدر رہا۔

(۸) حرمین شریفین کا آٹھواں سفر ۲۰۱۱ء برائے عمرہ مقدر رہا۔

(۹) حرمین شریفین کا نواں سفر ۲۰۱۲ء برائے عمرہ مقدر رہا۔

(۱۰) حرمین شریفین کا دسواں سفر ۲۰۱۳ء برائے عمرہ مقدر رہا۔

(۱۱) حرمین شریفین کا گیارھواں سفر ۲۰۱۴ء برائے عمرہ مقدر رہا۔

(۱۲) حرمین شریفین کا بارھواں سفر ۲۰۱۴ء برائے حج مقدر رہا۔

(۱۳) حرمین شریفین کا تیرھواں سفر ۲۰۱۵ء برائے عمرہ مقدر رہا۔

(۱۴) حرمین شریفین کا چودھواں سفر ۲۰۱۵ء برائے حج مقدر رہا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے ۲۰۱۴ء اور ۲۰۱۵ء میں دو دو سفر نصیب فرمائے۔

(۱۵) حرمین شریفین کا پندرھواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۱۶) حرمین شریفین کا سولھواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۱۷) حرمین شریفین کا سترھواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۱۸) حرمین شریفین کا اٹھارھواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۱۹) حرمین شریفین کا انیسواں سفر ۲۰۱۶ء برائے حج نصیب ہوا۔

(۲۰) حرمین شریفین کا بیسواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے والد گرامی کو رب جلیل نے ۲۰۱۶ء میں چھ سفر نصیب فرمائے۔(اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ)

(۲۱) حرمین شریفین کا اکیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۲) حرمین شریفین کا بائیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۳) حرمین شریفین کا تیئیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۴) حرمین شریفین کا چوبیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۵) حرمین شریفین کا پچیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے حج نصیب ہوا۔

(۲۶) حرمین شریفین کا چھبیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۷) حرمین شریفین کا ستائیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

۲۰۱۷ء میں بھی والد محترم پر رب ذوالجلال کا کرم ہوا، والد محترم کو سات (۷) سفر نصیب ہوئے۔

(۲۸) حرمین شریفین کا اٹھائیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۹) حرمین شریفین کا انتیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۳۰) حرمین شریفین کا تیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۳۱) حرمین شریفین کا اکتیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے حج نصیب ہوا۔

(۳۲) حرمین شریفین کا بتیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۳۳) حرمین شریفین کا تینتیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

۲۰۱۸ء میں رب کے فضل و کرم سے میرے والد گرامی کو چھ (۶) سفر نصیب ہوئے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، ان اسفار میں مزید اضافہ فرمائے۔

(۳۴) حرمین شریفین کا چونتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ مقدر فرمایا۔

(۳۵) حرمین شریفین کا پینتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ مقدر فرمایا۔

(۳۶) حرمین شریفین کا چھتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ مقدر فرمایا۔

(۳۷) حرمین شریفین کا سینتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ مقدر فرمایا۔

(۳۸) حرمین شریفین کا اڑتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے حج مقدر فرمایا۔

(۳۹) حرمین شریفین کا انتالیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۰) حرمین شریفین کا چالیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

خالق ارض و سماء نے ۲۰۱۹ء میں بھی سات (۷) سفر مقدر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائے، مزید اضافہ فرمائے۔

(۴۱) حرمین شریفین کا اکتالیسواں سفر ۲۰۲۰ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۲) حرمین شریفین کا بیالیسواں سفر ۲۰۲۰ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۳) حرمین شریفین کا تنتالیسواں سفر ۲۰۲۰ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

اس سال کرونا کیوجہ حج معطل کر دیا گیا تھا۔

(۴۴) حرمین شریفین کا چوالیسواں سفر ۲۰۲۱ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۵) حرمین شریفین کا پنتالیسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۶) حرمین شریفین کا چھیالیسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۷) حرمین شریفین کا سنتالیسواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۴۸) حرمین شریفین کا اڑتالیسواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۴۹) حرمین شریفین کا انچاسواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۵۰) حرمین شریفین کا پچاسواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے حج نصیب ہوا۔
(۵۱) حرمین شریفین کا اکاونواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۵۲) حرمین شریفین کا باونواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۵۳) حرمین شریفین کا ترپنواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۵۴) حرمین شریفین کا چونواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۵۵) حرمین شریفین کا پچپنواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۵۶) حرمین شریفین کا چھپنواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

والد محترم کو ۲۰۲۲ء میں اللہ تعالیٰ نے بارہ (۱۲) اسفار حرم کے نصیب فرمائے۔

(۵۷) حرمین شریفین کا ستاونواں سفر ۲۰۲۳ءبرائے عمرہ مقدر ہوا۔
(۵۸) حرمین شریفین کا اٹھاونواں سفر ۲۰۲۳ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۵۹) حرمین شریفین کا انسٹھواں سفر ۲۰۲۳ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۶۰) حرمین شریفین کا ساٹھواں سفر ۲۰۲۳ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۶۱) حرمین شریفین کا اکسٹھواں سفر ۲۰۲۳ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۶۲) حرمین شریفین کا باسٹھواں سفر ۲۰۲۳ءبرائے عمرہ مقدر ہوا۔
(۶۳) حرمین شریفین کا تریسٹھسواں سفر ۲۰۲۳ءبرائے حج نصیب ہوا۔
(۶۴) حرمین شریفین کا چونسٹھسواں سفر ۲۰۲۳ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۶۵) حرمین شریفین کا پینسٹھواں سفر ۲۰۲۳ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

(٦٦) حرمین شریفین کا چھیاسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
(٦٧) حرمین شریفین کا ستاسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
سال ۲۰۲۳ء میں رب تعالیٰ کے فضل سے حرم شریف کے گیارہ اسفار نصیب ہوئے۔
(٦٨) ۳۰/۰۱/۲۰۲۴ء حرمین شریفین کا اڑسٹھواں سفر ۲۰۲۴ء برائے عمرہ مقدر رہوا۔
(69) حرمین شریفین کا انہتر واں سفر ۲۲/۳/۲۰۲۴ برائے عمرہ
(70) حرمین شریفین کا ستر واں سفر 29/3/2024 برائے عمرہ
(71) حرمین شریفین کا اکہتر واں سفر 03/7/2024 برائے عمرہ
(72) حرمین شریفین کا بہتر واں سفر 08/2/2025 برائے عمرہ
(73) حرمین شریفین کا تہتر واں سفر ۱۷/۳/۲۰۲۵ برائے عمرہ
(74) حرمین شریفین کا چوہتر واں سفر 09/4/2025 برائے عمرہ
(75) حرمین شریفین کا پچھتر واں سفر ۰۹/٦/۲۰۲۵ برائے عمرہ
(76) حرمین شریفین کا چھتر واں سفر 08/7/2025 برائے عمرہ
(77) حرمین شریفین کا ستتر واں سفر 03/10/2025 برائے عمرہ
(78) حرمین شریفین کا اٹھتر واں سفر 19/10/2025 برائے عمرہ
(79) حرمین شریفین کا اناسی واں سفر ۲۷/۰۳/۲۰۲٦ برائے عمرہ

تالیفات و تصانیف:

والد محترم نے تدریس، تبلیغ، مناظرہ، اسفار کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مدد سے تصنیفی میدان میں بھی خوب کام کیا ہے۔ بقول حضرت والد

صاحب کے کہ درجہ خامسہ اور سادسہ میں شوق مناظرہ کے ساتھ ساتھ تصنیف کا ذوق بھی پیدا ہو گیا تھا۔ انہی دو سالوں میں دو رسالے تصنیف کیے۔

(۱) اعلیٰ حضرت کے کارنامے

(۲) الدلائل القویۃ فی اثبات حیاۃ النبویۃ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

پھر اس کے بعد مسلسل تدریس، اسفار، تصانیف کا مشغلہ رہا جو کہ آج بوقت تحریر ۲۶ / ۱۲ / ۲۰۲۳ء تک جاری وساری ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت وعافیت کے ساتھ تمام خیر کے کاموں کو موت تک کرتے رہنے کی توفیق، ہمت، جذبہ، شوق وذوق نصیب فرمائے۔ (آمین)

حضرت والد محترم کی تصانیف کا تذکرہ مختصراً انداز میں نقل کر رہی ہوں تفصیلات والد صاحب کی آپ بیتی جلد اوّل، ثانی، ثالث، رابع اور جلد خامس زیر ترتیب میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

مطبوعہ تصانیف:

(۱) انوار السنن شرح الجامع السنن للترمذی [ناشر: زم زم پبلشرز کراچی]

(۲) بنیادی فقہی احکام [ترجمہ تسہیل الضروری: دو جلد] [ناشر: ادارۃ القرآن کراچی]

(۳) بستان الصالحین [عربی] [ناشر: مطبع البرکاتی: شارع ستین، مکۃ المکرمہ]

(۴) رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آنسو [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبۃ الامۃ رحیم یار خان]

(۵) صالحینؒ کے آنسو [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبۃ الامۃ رحیم یار خان]

(۶) رسول اکرم ﷺ کی مسکراہٹیں [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبۃ الامۃ رحیم یار خان]

(۷) صحابہ کرامؓ کے آنسو [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبۃ الامۃ رحیم یار خان]

(۸) اصلی زاد الداعي [عربی، اردو] [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]

(۹) دس گناہگار عورتیں [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]

(۱۰) گیارہ گناہگار جماعتیں [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور] [یہ کتاب فارسی ترجمہ کے ساتھ ایران سے بھی کئی بار طبع ہوئی۔]

(۱۱) تنبیہ المسلمین [ترجمہ] منبہات ابن حجر [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور و مکتبۃ الامۃ، رحیم یار خان]

(۱۲) شادی کی پہلی دس راتیں [ناشر: ہندوپاک کے مکتبات]

(۱۳) متفقہ فیصلہ [ناشر: مرکز اہل سنت و دیگر]

(۱۴) محبت کا پہلا جھٹکا [ناشر: مکتبۃ الامۃ، رحیم یار خان]

(۱۵) خطبات صفدر ۲ جلد [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، و دار الکتاب لاہور]

(۱۶) تباہی کے ستر راستے [ترجمہ] الکبائر للذہبی [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]

(۱۷) سرتاج محدثین [ترجمہ] الخیرات الحسان لابن حجر مکی [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور و مکتبۃ الامۃ]

(۱۸) شان ابی حنیفہ رحمہ اللہ [ترجمہ] تبییض الصحیفہ للسیوطی [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور و مکتبۃ الامۃ]

(۱۹) امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ [ترجمہ] المواہب الشریفہ للشیخ

بلند شہری[ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور و مکتبۃ الامۃ]

(۲۰) جنت اور اسکے حسین مناظر[ترجمہ]صفۃ الجنّۃلابی نعیم[ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان]

(۲۱) منتخب کنزالعمال[ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان]

(۲۲) مسائل عشر[ناشر: مکتبۃ الحمیرا، رحیم یارخان]

(۲۳) صالحینؒ کاانداز سخاوت[ترجمہ] الکرم والجود وسخاء النفوس[ناشر: مکتبۃ الحمیرا، رحیم یارخان]

(۲۴) اعمال صالحہ پر کیا ملے گا؟[ترجمہ]الترغیب فی فضائل الاعمال والثواب ذالک[ناشر: مکتبۃ الحمیرا، رحیم یارخان]

(۲۵) آپ بیتی جلد اوّل / ثانی[ناشر: مکتبۃ الحمیرا، رحیم یارخان]

(۲۶) فضائل کانچوڑ[ترجمہ]لباب الحدیث للسیوطی[ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]

غیر مطبوع کمپوز شدہ:

(۱) دموع الصحابہ رضی اللہ عنہم[عربی]

(۲) دموع مصطفیٰ ﷺ[عربی]

(۳) تبسمات رسول ﷺ[عربی]

(۴) حکم المسح علی الجوربین[عربی]

(۵) ارائیں علماء کی دینی وسیاسی خدمات[جلدیں]

(۶) اعلیٰ حضرت کے کارنامے

(۷) الدلائل القویۃ فی اثبات حیاۃ النبویہ ﷺ

(۸) بھوک کے فوائد[ترجمہ]الجوع لابن ابی الدنیا

(۹) جہنم کے ہولناک مناظر [ترجمہ] صفة النار لابن ابی الدنیا

(۱۰) بستان السلوک [ترجمہ] تحفۃ الملوک

(۱۱) بقیع میں مدفون صحابہ [ترجمہ] الاصابۃ

(۱۲) نور الایمان فی خلاصۃ القرآن

(۱۳) آپ بیتی جلد ۳، 4

(14) الاستعداد لیوم الحساب [عربی]

(15) کلام خدا بزبان مصطفی ﷺ [ترجمہ] الاحادیث القدسیہ

(16) تنویر الإیمان فی دروس القرآن [3 جلد، المعروف احکام القرآن]

(17) انوار الإیمان فی تفسیر القرآن [۲ جلد، پہلے دس پارے]

(18) حسن اخلاق [ترجمہ] مکارم الاخلاق [2 جلد]

(19) نماز کا طریقہ قدم بقدم

(20) فقہ الکمال [ترجمہ] کتاب الخصال

(21) مختصر سیرت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

(22) مختصر سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

(23) مختصر سیرت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

(24) مختصر سیرت حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ

(25) مختصر سیرت حضرات شیخینؓ

(26) مختصر سیرت خلفاء راشدینؓ

(27) مختصر سیرت عشرۃ مبشرۃ

(28) مختصر سیرت حضرت حسن بن علی

(29) مختصر سیرت حضرت حسین بن علیؓ

(30) مختصر سیرت حسنین کریمینؓ

(31) مختصر سیرت حضرت معاویۃ بن ابی سفیانؓ

(32) مختصر سیرت حضرت عبداللہ بن مسعود

(33) مختصر سیرت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

(34) مختصر سیرت حضرت عبداللہ بن عباس

(35) مختصر سیرت عبداللہ بن زبیرؓ

(36) مختصر سیرت امہات المؤمنینؓ

(37) مختصر سیرت بنات رسولؐ وانکی اولاد

(38) مختصر سیرت صحابیاتؓ

(39) مختصر سیرت انصار صحابہ [جلد اول / دوم]

(40) مختصر سیرت مہاجرین صحابہ کرام [جلد اول / دوم]

(41) مختصر سیرت اہل کتاب صحابہ کرام

(42) مختصر سیرت فتح مکہ پر اسلام لانے والے صحابہ کرام

(43) مختصر سیرت تاجدار مدینۃ [مکمل]

(44) مختصر سیرت حبیب خدا [مکمل]

(45) میرے اساتذہ اور انکی علمی و تصنیفی خدمات

(46) 950 حفاظ حدیث کا مختصر تذکرہ

(47) اسلاف کا ذوق حج و عمرہ

(48) اسلاف کا ذوق نکاح

(49) اسلاف کا ذوق سخاوت

(50) میرے رفقاء حرمین

(51) ارض لاہور تا ارض بخارا

(52) مصر و ترکی کا دلچسپ سفر نامہ

مسوّدات غیر کمپوز شدہ:

(۱) فتح الاسرار شرح معانی الآثار، للطحاویؒ

(۲) کاروان مدنیؒ

(۳) تذکرہ علماء رحیم یار خان

(۴) فتاویٰ لدھیانوی

(5) مرنے کے بعد کیا ہو گا؟[ترجمہ] البعث والنشور للبیہقیؒ

(6) خواتین اور ان کی ذمہ داریاں[ترجمہ] ادب النساء

(7) اللہ پکارتا ہے، اے ایمان والو[ا جلد]

(8) ثلاثیات تلامیذ امام ابو حنیفہ[عربی]

(9) خواتین اسلام اور فرمان رسول[ترجمہ] الاربعین الأسوۃ

(10) نبوی دن رات[ترجمہ] عمل الیوم واللّیلۃ لابن سنی

(11) ثلاثیات امام اعظم ابو حنیفہ[عربی]

(12) ثلاثیات امام مالک[عربی]

(13) ثلاثیات امام محمد بن حسن[عربی]

(14) چہل حدیث[ترجمہ] اربعین امام نووی و اسکی شرح

(15) ظہور مہدی اور فرمان رسول

(16) کشف المصابیح شرح مشکوۃ المصابیح [نامکمل]
(17) فتاوی جامعۃ الحمیراء
(18) غیر مقلدین کا اسلام [نامکمل]
(19) عقائد اہلسنت [ترجمہ] قطر المغیث
(20) مختصر سیرت شہداء بدر و شرکاء بدرؓ
(21) مختصر سیرت شہداء احدؓ
(22) مختصر سیرت شہداء عہد رسولؐ
(23) مختصر سیرت اھل بیت رسول [نامکمل]
(24) مناقب حضرت ابو بکر صدیقؓ
(25) مناقب حضرت عمر بن خطاب [نامکمل]
(26) مناقب حضرت عثمان [نامکمل]
(27) مناقب حضرت علی [نامکمل]
(28) خصوصیات علی بن ابی طالب [ترجمہ] مناقب علی للنسائی
(29) فوائد اعمال [ترجمہ] فضائل اعمال
(30) نبوی ذکر و اذکار [ترجمہ] کتاب الاذکار للسیوطی
(31) مقام صحابہ [ترجمہ] فضائل صحابہ للنسائی
(32) مناقب حضرت امیر معاویہ
(33) علماء رحیم یار خان کی تصنیفی خدمات
(34) علماء دیوبند کی تصنیفی خدمات
(35) علماء پنجاب کی تصنیفی خدمات

(36) علماء دیو بند اور انکے سن وفات

(37) امام ابو حنیفہ کا مقام اہل علم کی نظر میں

(38) اول کون [ترجمہ] کتاب الآوائل

(39) صحابہ کرام اور انکی مرویات کی تعداد

(40) علماء دیو بند کے علمی میدان کے شہسوار

(41) اسلاف کا ذوق جہاد [مکمل]

(42) اسلاف کا ذوق ذکر اللہ [نامکمل]

(43) اسلاف کا ذوق نماز [مکمل]

(44) اسلاف کا ذوق علم [نامکمل]

(45) اسلاف کا ذوق دعوت و تبلیغ [نامکمل]

(46) دعاؤں کا سمندر [ترجمہ] کتاب الدعاء

(47) علماء کرام سے میری خط و کتابت

(48) ہم عصر علماء کا ایک دوسرے سے علم حاصل کرنا [مکمل]

(49) صحیح صلوٰۃ الرسول [نامکمل]

(50) آپ بیتی [جلد 5]

(51) ارائیں علماء کی دینی و سیاسی خدمات [جلد 4]

(52) نماز نبوی [نامکمل]

(53) رکعات نماز

(54) مرد و عورت کی نماز میں فرق

(55) مناقب سیدہ عائشہ [ترجمہ] الاربعون فی فضائل الطاہرہ المصون

(56) زیارات مزارات

(57) عاشق حرمین

(58) رحیم یار خان میں فضلائے دیوبند

دیگر علماء سے لکھوائی کتب:

والد محترم کی عادت میں سے ایک بہت عمدہ عادت یہ ہے کہ جس کارِ خیر میں خود مشغول ہوتے ہیں اپنے دوستوں و احباب کو بھی ان کاموں کے کرنے کی ترغیب دیتے ہیں، مثلاً تبلیغ میں وقت لگانے کی، کثرت سے حج و عمرہ کرنے کی، تصنیف و تالیف کی، اجازت حدیث والد محترم کی ترغیب و تحریض سے جو کتب لکھی گئیں وہ یہ ہیں:

(۱) عطاء الباری شرح بخاری لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہٗ (۲ جلد) [ادارہ تالیفات]

(۲) عطاء المنعم شرح مسلم لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہٗ (۲ جلد) [ادارہ تالیفات]

(۳) صراط مستقیم کورس لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہٗ [مکتبہ حمیراء و مکتبہ اُمۃ]

(۴) فقاہت ابی حنیفہ، لمولانا خدا بخش صاحب [مکتبہ حمیراء و مکتبہ اُمۃ]

(۵) چہل حدیث: حصہ اوّل، ثانی، ثالث لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہٗ [مکتبہ حمیراء]

اجازات احادیث:

والد محترم حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی حفظہ اللہ کی اکابر کی زیارت اور

ان سے اجازت حدیث لینے کا بہت شوق تھا اور ہے جس کا اندازہ ان کی آپ بیتی پڑھنے سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ جس کے لیے وہ طویل سفر سے بھی گھبراتے نہیں ہیں۔

اساتذہ حدیث:

جن اکابر و مشائخ حدیث سے والد محترم صاحب مد ظلہ نے کتب احادیث مستقل اور باالاستیعاب پڑھیں پہلے ان کا ذکر پھر مجیزین کی فہرست نقل کروں گی:

(۱) محدث و مفسر حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی رحمہ اللہ بن محدث و مفسر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ سے.........الجامع الصحیح (للامام البخاری رحمہ اللہ) اوّل و ثانی مکمل پڑھی۔

(۲) خطیب و ادیب مفسر قرآن حضرت مولانا عبد الرحمٰن اشرفی رحمہ اللہ بن حضرت مولانا مفتی محمد حسن امر تسری رحمہ اللہ بانی جامعہ اشرفیہ سے ....الجامع الصحیح (للامام مسلم رحمہ اللہ) پڑھی۔

(۳) العالم الجلیل المحقق المحدث المفسر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی البازی رحمہ اللہ سے......الجامع (للامام الترمذی رحمہ اللہ) کامل مکمل پڑھی۔

(۴) ہ الشمائل (للامام الترمذی رحمہ اللہ) مکمل ثالث الذکر سے پڑھی۔

(۵) السنن (للامام النسائی رحمہ اللہ)

(۶) السنن (لابن ماجہ رحمہ اللہ)

(۷) المؤطاء (للام مالک رحمہ اللہ)

(۸) المؤطاء (للامام محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ)

مذکورہ چار کتب کے بعض الاجزاء، ابواب، روایات، ثالث الذکر شیخ سے سماعت کیے۔

(۹) عالم با عمل، صوفی باصفا، محدث، حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ سے السنن (للامام ابی داؤد رحمہ اللہ) مکمل پڑھی۔

(۱۰) العالم الفطین، العلامۃ الفہامہ حضرت مولانا مفتی محمد عبید اللہ صاحب بن حضرت مولانا مفتی حسن امرتسری رحمہ اللہ (بانی جامعہ اشرفیہ) سے شرح معانی الآثار (للامام الطحاوی المصری رحمہ اللہ) پڑھی۔

✵ ✵ ✵

فهرست اسماء المجیزین من علماء باکستان

(۱) الشیخ المحدث المفسر محمد سرفراز خان صفدر رحمه الله [گوجرانواله]

(۲) الشیخ فضل الرحیم بن مفتی محمد حسن امر تسری رحمه الله [لاہور]

(۳) الشیخ در محمد رحمه الله [مخدوم عالی لودهراں]

(۴) الشیخ عبد الرزاق [شجاع آباد]

(۵) الشیخ خان محمد [جلال پور پیر والا]

(۶) الشیخ محب النبی [لاہور]

(۷) الشیخ سیف الرحمٰن المهند ثم المکی [لاہور]

(۸) الشیخ محمد عثمان کاندهلوی [لاہور]

(۹) الشیخ محمد طارق جمیل [تلمبه]

(۱۰) الشیخ محمد نواز [حنفیه قادریه ، ملتان]

(۱۱) الشیخ محمد عابد [خیر المدارس ، ملتان]

(۱۲) الشیخ عبد الرؤف ہالیجوی [بنوری ٹاؤن، کراچی]

(۱۳) الشیخ شفیق الرحمٰن کشمیری [بنوری ٹاؤن، کراچی]

(۱۴) الشیخ اسعد زکریا [بنوری ٹاؤن، کراچی]

(۱۵) الشیخ محمد ادریس سومرو [کنڈیارو ، السند]

(۱۶) الشیخ عبد الباقی [کنڈیارو ، السند]

(۱۷) الشیخ عبد الرؤف ربانی [رحیم یار خان]

(۱۸) الشیخ محمد فاروق حیدری [رحیم یار خان]

(۱۹) الشیخ جان محمد راجپر [کلفٹن ، کراچی]

(۲۰) الشیخ صالح محمد [مفتاح العلوم ، حیدر آباد]

(۲۱) الشیخ عبد الرحمٰن زور جمالی [عمر کوٹ ، السند]

(۲۲) الشیخ جلال الدین جمالی [نواب شاہ ، السند]

(۲۳) الشیخ محمد سلیم اللہ خان [کراچی]

(۲۴) الشیخ مفتی اکبر علی الصوفی [کراچی]

(۲۵) الشیخ مطلع الانوار [چارسدہ ، پشاور]

(۲۶) الشیخ دکتور عبد الحلیم نعمانی چشتی [کراچی]

(۲۷) الشیخ علاء الدین [ڈیرہ اسماعیل خان]

(۲۸) الشیخ محمد مجاہد خان [نوشہرہ ، پشاور]

(۲۹) الشیخ دکتور خالد محمود [بریطانیہ]

(۳۰) الشیخ محمد نافع [جھنگ]

(۳۱) الشیخ خان محمد [کندیاں ، میانوالی]

(۳۲) الشیخ جاوید اقبال [یزمان ، بہاولپور]

(۳۳) الشیخ محمد ادریس انصاری [صادق آباد ، رحیم یار خان]

(۳۴) الشیخ محمد شریف اللہ [رحیم یار خان]

(۳۵) الشیخ خلیل اللہ بن محمد شریف اللہ [رحیم یار خان]

(۳۶) الشیخ دکتور فخر الدین الغلانی [رحیم یار خان]

(۳۷) الشیخ مفتی محمد تقی عثمانی [کراچی]

(۳۸) الشیخ محمد یاسین پسروری [پسرور]

(۳۹) الشیخ المقری اللہ داد [کراچی]

(۴۰) الشیخ عبد الوہاب [سکھر، سندھ]

(۴۱) الشیخ مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی [خانپور، رحیم یار خان]

(۴۲) الشیخ مفتی رضاء الحق [جنوبی افریقہ]

(۴۳) الشیخ عبد الرحمٰن (المعروف تھا نہ بابا جی) [تخت بھائی مردان]

(۴۴) الشیخ سیّد سَیُد (المعروف شوڈا کو بابا جی) [شیر پاؤ، چارسدہ]

(۴۵) الشیخ محمد معتمد باللہ (المعروف جان باباجی) [شیر پاؤ، چارسدہ]

(۴۶) الشیخ محمد ادریس [اکوڑہ خٹک، سرحد]

(۴۷) الشیخ فضل محمود (شبقدر، نیومیتھرہ) [چارسدہ]

(۴۸) الشیخ عبد الحلیم (المعروف دیر باباجی) [اکوڑہ خٹک]

(۴۹) الشیخ محمد سعید ہاشمی افغانی ثم المدنی [مدینہ منورہ]

(۵۰) الشیخ مفتی شیر محمد علوی [لاہور]

(۵۱) الشیخ ندیم احمد القاسمی (فاضل دیوبند)[فیصل آباد]

(۵۲) الشیخ مفتی فضل احمد قادری[ملتان]

(۵۳) الشیخ مفتی محمد عمر فاروق[ملتان]

(۵۴) الشیخ مفتی غلام مصطفیٰ[اوکاڑہ]

(۵۵) الشیخ محمد احسان الحق[رائے ونڈ ، لاہور]

(۵۶) الشیخ السید مفتی جاوید حسین شاہ[فیصل آباد]

(۵۷) الشیخ السید عبد الرشید رشیدی[اوکاڑہ ، دیپالپور]

(۵۸) الشیخ منیر احمد جالندھری[ملتان]

(۵۹) الشیخ فضل الرحمٰن دھرم کوٹی[خانقاہ ، بہاولپور]

(۶۰) الشیخ منظور احمد نعمانی[ظاہر پیر ، رحیم یار خان]

(۶۱) الشیخ المقری محمود[خیر المدارس ، ملتان]

(۶۲) الشیخ ظہور احمد علوی[اسلام آباد]

(۶۳) الشیخ حافظ عبد الرزاق[خانقاہ دامان با باجی ، پشاور]

(۶۴) الشیخ معاذ الرحمٰن بن محمد آصف[رحیم یار خان]

(۶۵) الشیخ محمد عطاء المنعم[رحیم یار خان]

(۶۶) الشیخ عبد الرشید اویسی[رحیم یار خان]

(۶۷) الشیخ عبد الہادی[جتوئی]

(۶۸) الشیخ عبد القیوم نیازی (احیاء العلوم)[لاہور]

(۶۹) الشیخ مفتی محمد عبد اللہ بن مفتی عبد الستار [ملتان]
(۷۰) الشیخ محمد عزت اللہ بن پیر محمد [مستونگ ، قلات]
(۷۱) الشیخ سیف اللہ [سرائے نورنگ]
(۷۲) الشیخ قاضی عبد الرشید [راولپنڈی]
(۷۳) الشیخ منیر احمد منور [باب العلوم کہروڑ پکا]
(۷۴) الشیخ مفتی سعید اللہ شاہ [پشاور]
(۷۵) الشیخ مفتی محمد قاسم بن الشیخ بجلی گھر [پشاور]
(۷۶) الشیخ المقری محمد حنیف جالندھری [ملتان]
(۷۷) الشیخ ظفر احمد (بنوری ٹاؤن) [کراچی]
(۷۸) الشیخ ہدایت اللہ کسّووال [ساہیوال]
(۷۹) الشیخ خدا بخش حقانی (چوک منڈا) [لیّہ]
(۸۰) الشیخ لطف اللہ حقانی [پشاور]
(۸۱) الشیخ ارشد الحسینی قاضی [اٹک]
(۸۲) الشیخ عبدالقادر السندی [خیر پوری]
(۸۳) الشیخ السید چراغ الدین شاہ [راولپنڈی]
(۸۴) الشیخ انوار الحق [حقانیہ ، اکوڑہ خٹک]
(۸۵) الشیخ ، المقری محمود احمد (خیر المدارس) [ملتان]
(۸۶) الشیخ عبید اللہ خضداری [خضدار ، بلوچستان]
(۸۷) الشیخ نور البشر نور الحق [کراچی]

(۸۸) الشیخ حبیب الرحمٰن بن روشن دین [رحیم یار خان]
(۸۹) الشیخ مفتی محمد حسن [جامعہ مدنیہ لاہور]
(۹۰) الشیخ محمد سہیل احسان [رحیم یار خان]

اسماء المجیزین من خارج الباکستان

(۱) الشیخ المقری محمد سالم بن المقری محمد طیب [دار العلوم ، دیوبند، انڈیا]

(۲) الشیخ عزیز الحق [ڈھاکہ ، بنغلہ دیش]

(۳) الشیخ محمد عاشق الٰہی البرنی رحمہ اللہ[مدینة المنورہ]

(۴) الشیخ محمد امین سراج (تلمیذ علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ) [ترکیا ، استنبول]

(۵) الشیخ محمد مکی حجازی [مدرس الحرم المکی]

(۶) الشیخ عبد القادر الکتانی[فاس ، المغرب مراکش]

(۷) الشیخ عبد الرحمٰن الکتانی (وکالتا)[فاس المراکش ، المغرب]

(۸) الشیخ کلیم اللہ الصدیقی[ھند]

(۹) الشیخ عبد الرحمٰن الکوثر البرنی[بحرین]

(۱۰) الشیخ دکتور نظام بن محمد صالح یعقوبی[بحرین]

(۱۱) الشیخ دکتور عبد القیوم السندی[مکة المکرمہ]

(۱۲) الشیخ دکتور محمد اکرم الندوی الھندی[بریطانیہ]

(۱۳) الشیخ دکتور ماجد الشیجاوی الحسینی[عراق]

(۱۴) الشیخ مفتی ظھور احمد الحسینی[حضروثم البریطانی]

(۱۵) الشیخ علی بن حسن بن یحییٰ الشرفی الحازمی[مکة المکرمہ]

(۱۶) الشیخ دکتور یوسف عبد الرحمٰن المرعشلی[بیروت ، لبنان]

(۱۷) الشیخ صفوان بن عدنان داؤدی (حدیث واحد) [السوری + مدینة المنورہ]

(۱۸) الشیخ دکتور حمزۃ الکتانی[المغرب الفاس]

(۱۹) الشیخ زکریا احمد الطالب المکی[مکة المکرمہ]

(۲۰) الشیخ محمد علی یمانی المکی[مکة المکرمہ]

(۲۱) الشیخ دکتور محمد نعیم المدنی[مدینة المنورہ]

(۲۲) الشیخ خالد ترکستانی[]

(۲۳) الشیخ دکتور حامد اکرم المدنی[مدینة المنورہ]

(۲۴) الشیخ دکتور سعید عنایت اللہ[باکستان ثم المکی]

(۲۵) الشیخ محمد ابراہیم الدیولہ[ہند]

(۲۶) الشیخ اسعد محمود المکی[مکة المکرمہ]

(۲۷)الشیخ محمد شمیم قاسمی[ہند]

(۲۸) الشیخ فضل الرحمٰن الہاشمي الافغانی[مدینة المنورہ]

(۲۹) الشیخ امتیاز بن آدم الهندی[زمبیا، افریقہ]

(۳۰) الشیخ عبد الغنی بروچی[ہند]

(۳۱) الشیخ احمد محمود البناء(اجازہ فی القراءۃ) [قاہرہ،

مصر]

(۳۲) الشیخ عماد القحطانی[]

(۳۳)الشیخ عبد الرزاق الکملائی البنغالی[بنغلہ دیش]

(۳۴)الشیخ الدکتور ابو حذیفہ نریمان صابر الشوائی[]

(۳۵)الشیخ ولید بن ادریس المنیس[]

(۳۶) الشیخ احمد الحبشی []

(۳۷)الشیخ محمد الحبشی[]

(۳۸)الشیخ الدکتور حسام الدین بن سلیم (الحسنی الحمصی الکیلانی) [حمص ، سوریہ]

(۳۹) الشیخ عبدالغفور المعمر السندی المکی[مکۃالمکرمہ]

(۴۰) الشیخ السید محمد اصغر شاہ[مدینۃ المنورہ]

(۴۱) الشیخ محمد عمر زیادتکلۃ (الشامی مقیم بریطانیہ) [بریطانیہ]

(۴۲) الشیخ مصطفیٰ قدیمی[یمن]

(۴۳)الشیخ ابواللیث خیر آبادی الہندی[مالیزیا]

(۴۴)الشیخ سیف الدین[ترکیا]

(۴۵)الشیخ عمر حسن فلاتہ المدینی[مدینۃ /سعودیہ]

(۴۶) الشیخ المقری فاروق احمد (مدرس حرم نبوی) [مدینہ منورہ]

(۴۷)الشیخ رحمت اللہ (جموں کشمیر)[انڈیا]

(۴۸)الشیخ مفتی محمد ساجد(سهارنپوری)[انڈیا]

(۴۹) الشیخ محمد قربان(سهارنپوری)[انڈیا]

(۵۰) الشیخ سید ثمامة حسن مظاہری (سهارنپور)[انڈیا]

(۵۱) الشیخ عبد اللہ التوم[]

(۵۲) الشیخ منصور بنوت[لبنان]

(۵۳)الشیخ الدکتور عبد الرحمٰن صالح دیب [الریاض، سعودیہ]

(۵۴)الشیخ عمر سعود الحدوش[]

(۵۵)الشیخ الدکتور عماد بن محمد بن نائف الحبابی القحطانی العراقی[عراق]

(۵۶) الشیخ عبد الحکیم الانیس[]

(۵۷)الشیخ عبد الرحمٰن بن محمد سعید سراج المهندس (اجازۃ المدّ) [مدینة المنورہ ، سعودیہ]

(۵۸)الشیخ محمد اسلم عن علی بن حسن بن مهدی بن سنان المغربی الیمانی [مکة المکرمہ ھھندی مسجد]

(۵۹) الشیخ عبد الوحید ملک[مدینة المنورہ]

(۶۰) الشیخ حامد حسن[مظفر نگر، انڈیا]

✲ ✲ ✲

اسماء المجیزات المشائخة

(۱) الشیخة سمیه عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۲) الشیخة اسماء عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۳) الشیخة لبیبه عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۴) الشیخة حبیبه عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۵) الشیخة رمثه عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۶) الشیخة طاہرہ عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۷) الشیخة عفیفه عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۸) الشیخة حمیرا عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۹) الشیخة زہرہ بنت معراج (زوجه صاحبه مترجم) [رحیم یار خان]

✵ ✵ ✵

اصلاحی تعلق:

(۱) والد محترم نے تعلیم کے بعد اپنی اصلاح کی خاطر تبلیغی جماعت سے تعلق قائم کیا، اس سلسلہ میں ۱۹۸۶ء، ۱۹۸۷ء میں اندرون ملک ایک سال لگایا۔ پھر مستقل رحیم یار خان تبلیغی مرکز سے وابستہ ہو گئے۔ اور اَب تک مسلسل اندرون وبیرون کے اسفار کرتے رہتے ہیں۔

(۲) والد محترم نے ہمارے دادا، اور پر دادا کے پیر ومرشد حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب رحمہ اللہ (کندیاں، میانوالی) سے سلسلہ بیعت میں شریک ہوئے، حضرت کی وفات تک اصلاحی تعلق قائم رہا۔ حضرت کی وفات کے بعد تجدید بیعت حضرت مولانا میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہٗ سے کی۔ حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری رحمہ اللہ سے بھی تعلق رہا۔

مشائخ مناظرہ:

علم مناظرہ اکابر مشائخ کی صحبت میں رہ کر حاصل کیا:

(۱) ردّروافض کیلئے مناظر اسلام فاتح رافضیت حضرت مولانا محمد عبد الستار تونسوی صاحب رحمہ اللہ (تلمیذ حضرت مدنی رحمہ اللہ) سے حاصل کیا، اور زندگی بھر ان کے بیانات سے مستفید ہوتے رہے۔

(۲) مناظر اسلام وکیل احناف حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب رحمہ اللہ سے چار سال تک مسلسل استفادہ کیا، اور چار سال تک رحیم یار خان میں حضرت رحمہ اللہ کی میزبانی کا شرف بھی حاصل رہا، اور حضرت اوکاڑوی صاحب رحمہ اللہ نے والد محترم کی کتاب سرتاج محدثین پر ایک

طویل مقدمہ بھی لکھا تھا۔

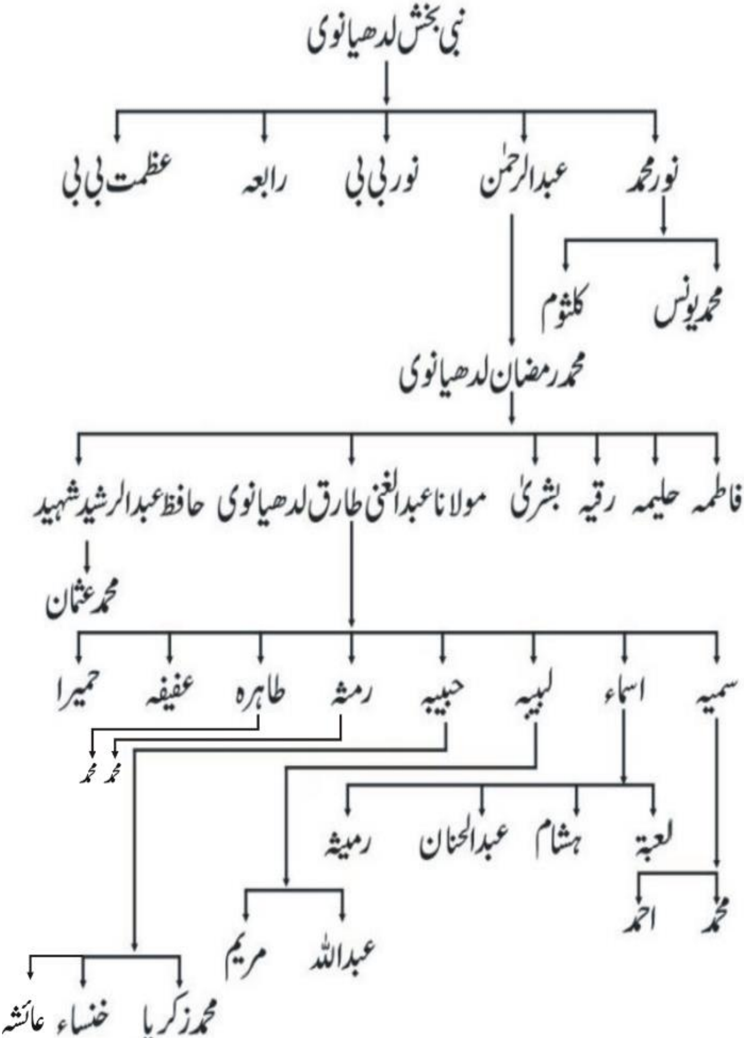
سیاسی تعلق:

والد محترم کے بتلانے کے مطابق تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں شرکت رہی، اور زمانہ طالب علمی میں جمعیت طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے کام کیا، شعبہ نشر و اشاعت کی ذمہ داری بھی رہی۔ اور پھر جمعیت علماء اسلام سے وابستگی اور دلی محبت رہی، رحیم یار خان مجلس عمومی کے رکن بھی رہے، لیکن والد صاحب مدظلہٗ کی زیادہ توجہ تبلیغی جماعت، تدریس، اور تصنیف کی طرف رہی۔

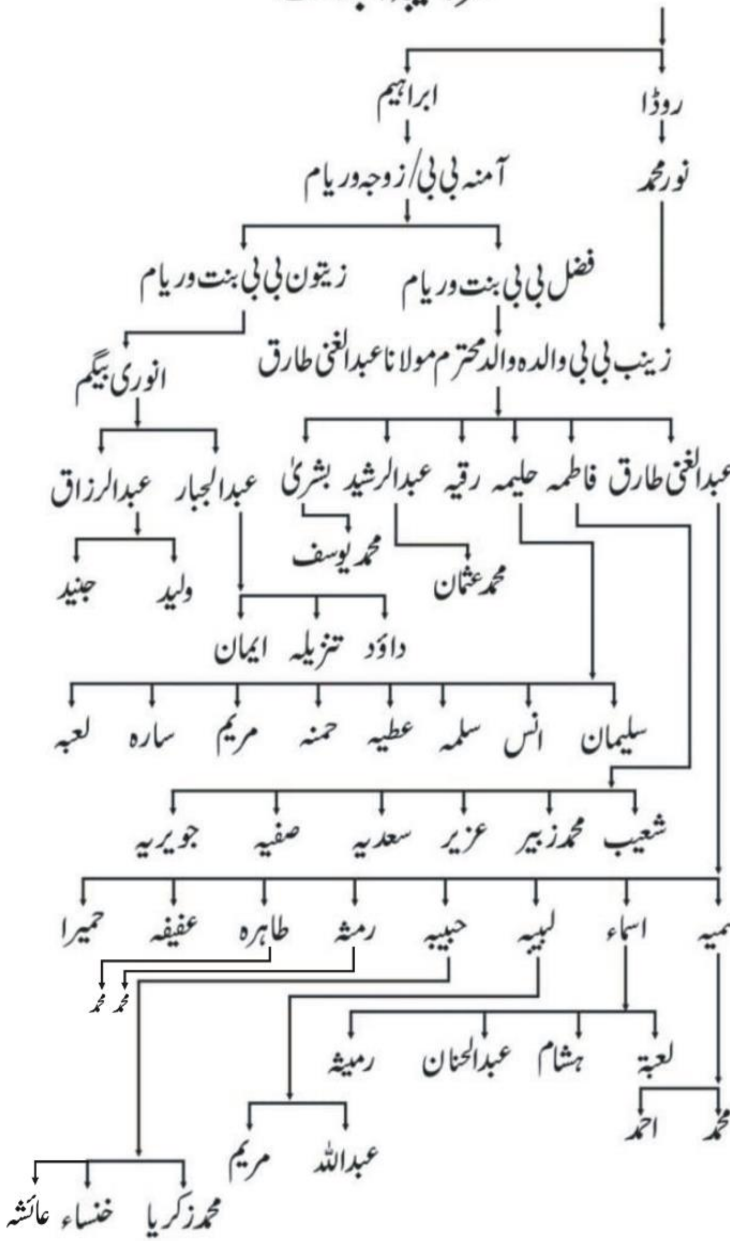
تکالیف و قید و بند:

بقول والد محترم کے ابتدائی احوال کمزور ہونے کیوجہ سے ہر ہفتہ صرف ایک روپیہ ملتا تھا، بعض مرتبہ ساہیوال کبھی لاہور سے سفر شروع کر کے رحیم یار خان تک کھانے کی نوبت نہ آتی تھی، بعض دفعہ ساہیوال سے رحیم یار خان تک کھڑے یا ریل گاڑی کے پائیدان پر بیٹھ کر سفر کی نوبت بھی آتی تھی۔ بعض علاقوں میں اہل محلہ نے مارا بھی، مسجد سے نکالا بھی، سامان بھی پھینک دیا، کتب چھین لیں، یمن کے سفر کے دوران پورے سترہ دن صنعاء جیل میں گزارنے پڑے۔

شجرہ طیبہ/اجداد



شجرہ طیبہ/ جدّات



تعارف مؤلف

نام: مولانا ڈاکٹر عبد الغنی طارق لُدھیانوی مدظلہ

ولادت: 18-10-1964

مقام ولادت: تلمبہ / میاں چنوں

تعلیم: جامعہ قادریہ رحیم یار خان، جامعہ مخزن العلوم خانپور، جامعہ رشیدیہ ساھیوال
تفسیر، نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

فراغت: جامعہ اشرفیہ لاہور

تدریس: جامعہ قادریہ / جامعہ خدیجۃ الکبریٰ، جامعہ حمیر اللبنات

منصب: مدیر جامعہ حمیرا اللبنات، ورئیس مجلس تحقیقات علمیہ رحیم یار خان

اسفار: مصر، سوڈان، یمن، ابوظہبی، دبئی، ساؤتھ افریقہ، بوٹ سوانہ، بنگلہ دیش،
سری لنکا، ترکیا، ازبکستان، بحرین، قطر، کینیا

اسفار حرم: اللہ کے فضل وکرم سے حرمین شریفین کے بے شمار سفر

خلافت:
* حضرت خواجہ عین اللہ المظہری الافغانی القریشی
* حضر حافظ نور محمد ابن محمد یٰسین نقشبندی، انڈیا
* پیر طریقت حضرت مولانا افتخار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ، انڈیا
* حضرت اقدس مولانا محمد یامین قاسمی مدظلہ، انڈیا
* حضرت اقدس مولانا ظریف احمد قاسمی ندوی مدنی مدظلہ، انڈیا

تصانیف: 120 تصانیف وتراجم، خلاصہ القرآن، انوار السنن،
آپ بیتی چہار جلد، بستان السلوک، اصابہ، منتخب کنز العمال
حکم المسح علی الجوربین، فقہی احکام، سیرت صحابہ وسیرت رسول اکرم ﷺ